16واں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کیے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز جمعتہ المبارک 22 نومبر 2019

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ زراعت

محکمہ زراعت کا زرعی زمین پر صنعتی زون قائم کرنے کے لیے این او سی جاری کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*565: جناب نصیر احمد: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کلین اینڈ گرین پنجاب سکیم کے تحت زرعی اور قابل کاشت رقبہ کو انڈسٹریل مقاصد کے استعمال میں لانے سے روکنے کے لئے حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب) سال 2018 کے دوران محکمہ زراعت نے زرعی زمین پر صنعتی زون قائم کرنے کے لئے اب تک کتنے NOC جاری کئے ہیں؟

(ج) یہ NOC کتنے کتنے رقبہ کے لئے اور کس کس علاقہ کے لئے جاری کئے گئے ہیں؟

(تاریخ وصولی 23 اکتوبر 2018 تاریخ ترسیل 22 نومبر 2018)

جواب

وزیر زراعت

(الف) یہ جزو محکمہ زراعت پنجاب سے متعلقہ نہ ہے۔

(ب) یہ جزو محکمہ زراعت پنجاب سے متعلقہ نہ ہے۔

(ج) یہ جزو محکمہ زراعت پنجاب سے متعلقہ نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 21 نومبر 2019)

رحیم یار خان پنجاب سیڈ کارپوریشن کے قیام کے اغراض و مقاصد سے متعلقہ تفصیلات

*1529: سید عثمان محمود: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رحیم یار خان میں پنجاب سیڈ کارپوریشن کے قیام کے مقاصد اور عملدرآمد پر تفصیلاً آگاہ کیا جائے؟

(ب) کون کونسے اور کس کس فصل کے نئے بیجوں کی ورائٹی سال 18-2017 میں متعارف کرائی گئی ہے؟

(تاریخ وصولی 19 فروری 2019 تاریخ ترسیل 20 اپریل 2019)

جواب

وزیر زراعت

(الف) پنجاب سیڈ کارپوریشن محکمہ زراعت کا ایک نیم خود مختار (Semi Autonomus Body) ذیلی ادارہ ہے جو کہ پی ایس سی ایکٹ کے تحت 1976 میں قائم ہوا۔ پنجاب سیڈ کارپوریشن نے مختلف اضلاع میں اپنے سیڈ پروسیسنگ پلانٹس لگائے جو کہ ساہیوال، خانیوال، رحیم یار خان اور پپلاں میں موجود ہیں۔ ادارہ مختلف اقسام کی فصلوں مثلاً گندم، کپاس، چاول، تیل دار اجناس اور چارہ جات کے معیاری بیج تیار کرتا ہے اور انتہائی ارزاں نرخوں پر تصدیق شدہ بیج کسانوں اور زمینداروں کو فراہم کرتا ہے۔ پنجاب سیڈ کارپوریشن کے رحیم یار خان سنٹر نے سال 18-2017 میں گندم کا 1,14,677 من، کاٹن 8,525 من اور چاول کا بیج 6,162 من فروخت کیا۔

(ب) اس بات کی وضاحت کرنا ضروری ہے کہ نئے بیجوں کو دریافت کرنا تحقیقی اداروں کا کام ہے۔ پنجاب سیڈ کارپوریشن نئے بیجوں کی دریافت نہیں کرتا۔ سال 18-2017 میں ریسرچ ونگ کے تحت اداروں نے دی گئی اقسام متعارف کروائی ہیں۔

نمبر شمار	فصل / پھل	نام اقسام	تعداد
1	گندم	بارانی 17-، فخر بھکر اور اناج 2017	03
2	کپاس	آر ایچ 662-، آر ایچ 668- اور ایف ایچ 152	03

3	کینولہ	سُپر کینولہ	01
4	تِل	تِل18	01
5	السی	روشنی	01
6	مونگ	پی آر آئی مونگ 2018 اور ازری مونگ 2018	02
7	چنا	چنا2018	01
8	برسیم	لائلپور لیٹ	01
9	کھیرا	کھیرا لوکل	01
10	کریلا	اسود 17	01
11	ترشاوہ پھل	سی آر آئی مسمی، پنجاب ٹروکو، سی آر آئی بلڈ مالٹا، پاک شیمبر اور آری کھٹی	05
		میزان	20

(تاریخ وصولی جواب 21 نومبر 2019)

رحیم یار خان: محکمہ زراعت کے دفاتر اور منصوبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*1574: جناب ممتاز علی: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ زراعت کے کون کون سے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ضلع ہذا میں کس کس شعبہ کے کون کون سے منصوبہ جات چل رہے ہیں؟

(ج) ضلع میں کتنے کسانوں کو سبسڈی پر کتنے اور کون سے آلات فراہم کیے گئے ؟

(د) ضلع ہذا میں 18-2017 میں کتنے کھال پختہ کیے گئے اور مزید کتنے کھال پختہ کرنے کا ارادہ ہے ؟

(تاریخ وصولی 19 فروری 2019 تاریخ ترسیل 20 اپریل 2019)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ زراعت کے دفاتر / ذیلی دفاتر کے نام اور پتہ جات کی شعبہ وار تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع ہذا میں جاری منصوبہ جات کی شعبہ وار تفصیل اس طرح سے ہے۔

نمبر شمار	شعبہ جات	جاری منصوبہ جات
1	شعبہ توسیع	زرعی مداخل پر سبسڈی کا منصوبہ برائے سال 19-2018
2	شعبہ اصلاح آبپاشی	پنجاب میں آبپاش زراعت کی بہتری کا منصوبہ
3	" "	نہری کھالہ جات میں پانی کی ترسیلی کارکردگی بڑھانے کے لیے پختگی میں توسیع
4	" "	منافع بخش زراعت کا فروغ بذریعہ موسمیاتی تبدیلیوں سے ہم آہنگ ٹیکنالوجی پیکج
5	شعبہ کراپ رپورٹنگ سروس	کراپ انشورنس

(ج)سال 18-2017 میں 200 لیزر لینڈ لیولنگ یونٹس سبسڈی پر فراہم کیے گئے۔

(د) ضلع ہذا میں سال 18-2017 میں 64 کھالہ جات کی اصلاح و پختگی کی گئی جبکہ سال 19-2018 میں مزید 223 کھالہ جات پر اصلاح و پختگی کا کام جاری ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 21 نومبر 2019)

لاہور شہر میں گندے پانی سے سبزیوں کی کاشت کو روکنے سے متعلقہ تفصیلات

*1596: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شہر لاہور میں (ڈرین) گندے نالوں کے پانی سے سبزیوں کو سیراب کیا جا رہا ہے؟

(ب) کونسے علاقوں میں فصلوں کو گندے پانی سے سیراب کیا جا رہا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ اس گھناؤنے کام کو روکنے کے لئے کوئی اقدامات اٹھا رہا ہے یا مستقبل میں سدباب کے لئے کیا حکمت عملی اپنائی جا رہی ہے تو تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 19 فروری 2019 تاریخ ترسیل 25 اپریل 2019)

جواب

وزیر زراعت

(الف) جی ہاں! شہر لاہور کے مضافاتی کچھ علاقوں میں کاشتکار اپنی فصلوں کو سیراب کرنے کے لئے گندے نالوں کا پانی استعمال میں لاتے ہیں۔

(ب)شہر لاہور کے مضافات میں مندرجہ ذیل علاقوں میں فصلوں کو گندے پانی سے سیر اب کیا جارہا ہے۔

ہلوکی، گجومتہ، کچوانہ بستی، ڈُلو خورد، چندرائے، دیو ثانی، ہڈیارہ، نور پور، گاگا، کھرملیاں، جھلیاں۔

اِن علاقوں میں مجموعی طور پر 284 ایکڑ رقبہ گندے پانی سے سیر اب کیا جارہاہے۔ جس میں سے زیادہ تر رقبہ سبزیات اور بقیہ چارہ جات و دیگر فصلات کے زیرِ کاشتہ ہے۔

(ج) محکمہ زراعت کاشتکاروں کی رہنمائی کیلئے ہمہ وقت کوشاں ہے اور کسانوں کو گندے پانی سے فصلات اور سبزیات کی کاشت سے منع کرتا ہے۔ تاہم اس بات کی وضاحت کرنا ضروری ہے کہ گندے پانی سے سبزیات کی کاشت کو روکنے کے لیے پنجاب فوڈ اتھارٹی کارروائی کرنے کا مجاز ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 21 نومبر 2019)

حکومت کی طرف سے سورج مکھی اور کپاس کے بیج پر سبسڈی دینے سے متعلقہ تفصیلات

*1740: ملک محمد احمد خاں: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) موجودہ حکومت نے کسانوں کو سبسڈی دینے کے لئے کتنی رقم مختص کی ہے؟

(ب) یہ سبسڈی کس کس پر دی جائے گی۔

(ج) سورج مکھی اور کپاس کے بیج پر سبسڈی کے لئے کتنی رقم مختص کی ہے۔ یہ سبسڈی بیج صوبہ کے تمام کسانوں کو میسر ہو گا یا پھر مخصوص اضلاع کے کسان اس سے استفادہ کر سکیں گے۔

(د) حکومت سورج مکھی اور گندم کا بیج کہاں کہاں سے خرید کر کے سبسڈی پر کسانوں کو فراہم کرتی ہے۔

(تاریخ وصولی 27 فروری 2019 تاریخ ترسیل 22 مئی 2019)

جواب

وزیر زراعت

(الف) حکومت پنجاب نے سال 19-2018 میں کسانوں کو سبسڈی دینے کے لیے 2494.600 ملین روپے مختص کیے ہیں۔

(ب) یہ سبسڈی کھادوں (ڈی اے پی، این پی، این پی کے، ایس ایس پی، ایس او پی اور ایم او پی)، کپاس اور سورج مکھی کے بیج پر دی جارہی ہے۔

(ج) سورج مکھی کے بیج کے لیے 780 ملین روپے اور کپاس کے بیج کے لیے 100 ملین روپے سبسڈی دینے کے لیے مختص کیے ہیں۔ کپاس کے بیج پر سبسڈی سے جنوبی پنجاب کے کپاس پیدا کرنے والی ڈویژن ڈیرہ غازی خان، بہاولپور اور ملتان کے گیارہ اضلاع کے رجسٹرڈ کاشتکار استفادہ کررہے ہیں اور سورج مکھی کے بیج پر سبسڈی سے پورے پنجاب کے رجسٹرڈ کاشتکار مستفید ہورہے ہیں۔

(د) سال 19-2018 میں حکومت پنجاب نے گندم کے بیج پر سبسڈی فراہم نہیں کی ہے تاہم سورج مکھی کے بیج پر رجسٹرڈ کاشتکاروں کو سبسڈی محکمہ زراعت کی طرف سے پری کوالیفائیڈ سیڈ کمپنیوں (ICI اور سیٹھی سیڈ کمپنی) جو کہ فیڈرل سیڈ سرٹیفکیشن اور رجسٹریشن ڈیپارٹمنٹ سے رجسٹرڈ ہیں کے ذریعے دی جارہی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 21 نومبر 2019)

زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے دیگر شہروں میں کیمپس کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*1743: جناب محمد طاہر پرویز: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کتنے رقبہ پر قائم ہے، اس کے کتنے کیمپس کس کس شہر میں چل رہے ہیں؟

(ب)اس کے فیکلٹی ممبران کی تعداد کتنی ہے۔

(ج)اس کے ہر کیمپس میں طالب علموں کی تعداد کتنی ہے۔

(د)ہر کیمپس میں ٹیچنگ کیڈر کی کتنی اسامیاں ہیں۔

(ہ)اس میں کتنے P.HD اور اعلیٰ تعلیمی یافتہ اساتذہ کام کر رہے ہیں۔

(و) کیا حکومت اس یونیورسٹی میں مزید تجربہ کار اور اعلیٰ تعلیم یافتہ اساتذہ تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک۔

(تاریخ وصولی 27 فروری 2019 تاریخ ترسیل 22 مئی 2019)

جواب

وزیر زراعت

(الف)زرعی یونیورسٹی فیصل آباد مین کیمپس 2261 ایکڑ رقبہ پر قائم ہے اور کمیونٹی کالج پارس (پوسٹ گریجویٹ ایگری ریسرچ اسٹیشن) فیصل آباد بھی مین کیمپس کا حصہ ہے۔ فیصل آباد کے علاوہ یونیورسٹی کے دیگر شہروں میں تین سب کیمپسز کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

سب کیمپسز

1	ٹوبہ ٹیک سنگھ	76ایکڑ
2	بورے والا (وہاڑی)	176ایکڑ
3	دیپالپور (اوکاڑہ)	314ایکڑ

(ب)زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں فیکلٹی ممبران کی کل تعداد 922 ہے۔

(ج)زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں کیمپسز وائز طلبہ کی تعداد درج ذیل ہے۔

نام کیمپس	مین کیمپس + کمیونٹی کالج پارس فیصل آباد	ٹوبہ ٹیک سنگھ	بورے والا (وہاڑی)	دیپالپور (اوکاڑہ)	میزان
تعداد طلبہ	23991	1256	1677	190	27114

(د)زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے کیمپسز میں ٹیچنگ کیڈر وائز اسامیوں کی کل تعداد 922 ہے جن کی کیمپس وائز تفصیل درج ذیل ہے۔

ٹیچنگ کیڈر فیکلٹی

نام کیمپس	لیکچرار	اسسٹنٹ پروفیسر	ایسوسی ایٹ پروفیسر	پرو فیسر	میزان
1۔مین کیمپس + کمیونٹی کالج پارس فیصل آباد	245	290	179	115	829
سب کیمپسز					
1۔ٹوبہ ٹیک سنگھ	12	08	02	01	23
2۔بورے والا (وہاڑی)	25	16	08	04	53
3۔دیپالپور (اوکاڑہ)	08	08	01	-	17
میزان	290	322	190	120	922

(ہ)زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں اعلیٰ تعلیم یافتہ (پی ایچ ڈی) اساتذہ کی تعداد درج ذیل ہے۔

لیکچرار	اسسٹنٹ پروفیسر	ایسوسی ایٹ پروفیسر	پروفیسر	میزان
73	246	57	58	434

(و)یونیورسٹی اپنی ضرورت کے مطابق نئی اسامیوں پر اعلیٰ تعلیم یافتہ اساتذہ کی میرٹ پر تعیناتی کے لیے قومی اخبارات میں اشتہار دیتی رہتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 21نومبر 2019)

ضلع چنیوٹ: جعلی زرعی ادویات اور غیر معیاری کھاد کی فروخت کی روک تھام کے لئے اٹھائے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*1748: سید حسن مرتضیٰ: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چنیوٹ میں محکمہ زراعت کے کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں؟

(ب) زرعی ادویات اور جعلی کھادوں کی روک تھام کے لئے کون کون سے دفاتر کہاں کہاں قائم ہیں۔

(ج) ان دفاتر کے ملازمین نے سال 2017، 2018 اور 2019 میں کتنے کاروباری حضرات کو جعلی اور غیر معیاری ادویات و کھاد فروخت کرتے ہوا پکڑا ہے۔

(د) ان سے کتنا جرمانہ وصول ہوا ہے، کتنے افراد کو سزا ہوئی ہے اور کتنے افراد کے خلاف کارروائی جاری ہے۔

(تاریخ وصولی 27 فروری 2019 تاریخ ترسیل 22 مئی 2019)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع چنیوٹ میں محکمہ زراعت کے دفاتر / ذیلی دفاتر کے جائے مقام کی شعبہ وار تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) زرعی ادویات اور جعلی کھادوں کی روک تھام کے لیے شعبہ توسیع اور شعبہ پیسٹ وارننگ اینڈ کوالٹی کنٹرول آف پیسٹی سائیڈز کے قائم دفاتر کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ کے سیریل نمبر 1 اور سیریل نمبر 2 پر موجود ہے جبکہ صوبائی سطح پر محکمہ کی ایک ٹاسک فورس بھی اس عمل کی مکمل نگرانی کر رہی ہے۔

(ج)ان دفاتر کے ملازمین نے سال 2017، 2018 اور 2019 میں جتنے کاروباری حضرات کو جعلی

اور غیر معیاری ادویات و کھاد فروخت کرتے ہوئے پکڑا ان کی تعداد اس طرح سے ہے۔

نمبر شمار	سال	پیسٹی سائیڈ	کھاد	گرفتار افراد
1	2017	3	9	12
2	2018	0	9	9
3	2019	4	3	7
	میزان	7	21	28

(د)مذکورہ عرصہ کے دوران گرفتار 28 افراد میں سے 4 افراد عدالت سے بری ہوئے جبکہ باقی 24

افراد کے خلاف کیسز عدالتوں میں زیر سماعت ہیں جن کی سال وائز تعداد اس طرح سے ہے۔

نمبر شمار	سال	پیسٹی سائیڈ	کھاد	جن کے خلاف کارروائی جاری ہے
1	2017	3	5	8
2	2018	0	9	9
3	2019	4	3	7
	میزان	7	17	25

(تاریخ وصولی جواب 21 نومبر 2019)

صوبہ میں بی۔ٹی کاٹن منصوبہ کے آغاز سے متعلقہ تفصیلات

*1865: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)صوبہ بھر میں بی۔ٹی کاٹن منصوبے کا آغاز کپاس کی پیداوار میں اضافہ کے لئے کب شروع کیا گیا تھا؟

(ب) کیا اس منصوبہ کی وجہ سے کپاس کی پیداوار میں اضافہ ہوا تھا۔
(ج) اگر کمی ہوئی ہے تو پیداوار کتنی کم ہونا شروع ہوئی۔
(د) اس منصوبہ کی وجہ سے ماحول پر کون کونسے منفی اثرات پڑے ہیں۔
(ہ) کیا حکومت بی۔ٹی کاٹن منصوبے کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟
(تاریخ وصولی 16 مارچ 2019 تاریخ ترسیل 3 جون 2019)

جواب

وزیر زراعت

(الف) تحقیقاتی ادارہ برائے کپاس، ملتان نے بی ٹی کاٹن پر تحقیق 05-2004 میں شروع کی اور 2010 سے 2018 تک بی ٹی کی 60 اقسام اور ایک ہائبرڈ (Hybrid) پنجاب سیڈ کونسل نے عام کاشت کے لیے منظور کیں۔

(ب) بی ٹی کاٹن کا پیداوار بڑھانے سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ بی ٹی کاٹن سُنڈیوں (امریکن سُنڈی اور چتکبری سُنڈی) کے خلاف قوت مزاحمت رکھتی ہے جس سے کپاس ان دو کیڑوں کے حملوں سے محفوظ رہتی ہے جس کی وجہ سے ان دو کیڑوں پر ہونے والے سپرے کے اخراجات میں کمی اور مجموعی طور پر سپرے پر آنے والی لاگت میں کمی آتی ہے۔

(ج) گزشتہ 10 سالوں میں کپاس کی پیداوار میں نمایاں کمی 2015 میں ہوئی۔ جب پنجاب میں صرف 63 لاکھ گانٹھیں پیدا ہوئیں جبکہ فی ایکڑ پیداوار 14.6 من رہی۔ بعد ازاں 2018 تک پیداوار میں نمایاں اضافہ نہ ہو سکا۔ پیدوار میں کمی کے اہم اسباب موسمی تبدیلی (پانی کی کمی، درجہ

حرارت میں اضافہ، نقصان دہ کیڑے اور بیماریوں میں اضافہ) اور پرانی بی ٹی ٹیکنالوجی کی کاشت ہیں۔

(د) بی ٹی کاٹن کی وجہ سے ماحول پر کوئی منفی اثرات مرتب نہیں ہوئے۔ دنیا کے اہم ممالک یعنی امریکہ، چین، بھارت اور آسٹریلیا میں بھی بی ٹی کاٹن کاشت ہوتی ہے۔

(ہ) پنجاب حکومت ہر قسم کی نئی ٹیکنالوجی بشمول بی ٹی ٹیکنالوجی کو ترقی دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 21 نومبر 2019)

بہاولپور میں زرعی یونیورسٹی کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*2024: ملک خالد محمود بابر: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاولپور میں زرعی یونیورسٹی بنانے کی منظوری ہوئی تھی یہ منظوری کب ہوئی اور اس کے لئے کتنا رقبہ کہاں مختص کیا گیا ہے؟

(ب) اس منصوبہ پر کام شروع ہو چکا ہے یا نہیں۔

(ج) اس کے لئے مالی سال 19-2018 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے۔

(د) اس کا کام کب تک مکمل ہو جائے گا۔

(تاریخ وصولی 14 مارچ 2019 تاریخ ترسیل 24 جون 2019)

جواب

وزیر زراعت

(الف) یہ درست نہ ہے۔ حکومت پنجاب کی طرف سے بہاولپور میں زرعی یونیورسٹی بنانے کی کوئی منظوری نہیں ہوئی اور نہ ہی اس کے لیے کوئی رقبہ مختص کیا گیا۔

(ب)اس کا جواب جز(الف)میں دے دیا گیا ہے۔

(ج)اس کا جواب جز(الف)میں دے دیا گیا ہے۔

(د)اس کا جواب جز(الف)میں دے دیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 21نومبر 2019)

سال 2016سے 2018تک کسان پیکج کی مد میں کسانوں کو دی گئی رقوم سے متعلقہ تفصیلات

*2146: محترمہ حناء پرویز بٹ: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)سال 2016سے 2018تک کسان پیکج کے تحت کتنے کسانوں کو کتنی کتنی رقم ادا کی گئی؟

(ب)کیا یہ رقم میرٹ اور شفافیت کی بنیاد پر تقسیم کی گئی؟۔

(ج)کیا حکومت کسان پیکج کی رقم کو مزید بڑھانے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے۔

(تاریخ وصولی 25مارچ 2019 تاریخ ترسیل 11جولائی 2019)

جواب

وزیر زراعت

(الف)سال 2016سے 2018تک کسان پیکج کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	تعداد کسان	سبسڈی کی رقم(ملین)روپے	سبسڈی کی مد	شرائط
2016-18	1,12,462	498.700	ای واؤ چر پوٹاش کھاد	زیادہ سے زیادہ 10بوری
2017-18	44,700	183.983	گندم کا بیج	آبپاش 2بوری، بارانی 1بوری
2017-18	22,327	26.016	کپاس کا بیج	زیادہ سے زیادہ 2ایکڑ تک
2017-18	28,000	659.000	کینولہ / سورج مکھی	زیادہ سے زیادہ 10ایکڑ تک

2017-18	3,08,793	779	کھادوں کیلئے	زیادہ سے زیادہ 20 بوری
2017-18	282	33.375	پیداواری مقابلے کیلئے	کپاس، آم، چاول، مکئی، آلو، کینو، امرود
2016-18	4,40,188	32.404	زرعی قرضہ جات	-

(ب)سبسڈی کی رقم کو میرٹ اور شفافیت سے کاشتکاروں میں تقسیم کرنے کے لیے پری کوالیفکیشن کے ذریعے فرٹیلائزراور سیڈ کمپنیاں (فوجی فرٹیلائزر، اینگرو فرٹیلائزر، فاطمہ فرٹیلائزر، پاک عرب فرٹیلائزر، ایگری ٹیک فرٹیلائزر، سورج فرٹیلائزر، یونائیٹڈ ایگرو کیمیکلز، چاولہ انٹر نیشنل ،پیسیفک ایگزم، ریلائنس کموڈ ٹیز لمیٹڈ، پریمیم پٹرولیم پرائیویٹ لمیٹڈ، ایگون پرائیویٹ لمیٹڈ اور جعفر برادرز)اور سیڈ کمپنیاں (جالندھر، آئی سی آئی، ویل اے جی، اویول گروپ، سینجنٹا، عمر سیڈ، سیٹھی سیڈز، پنجاب سیڈ کارپوریشن، ہرل سیڈ کارپوریشن، بابا فرید سیڈ کارپوریشن، نیلم سیڈ، ا ذان سیڈ کارپوریشن، کیپیٹل سیڈ کارپوریشن، لیاقت سیڈ کارپوریشن، آسی سیڈ کارپوریشن، سٹون سیڈ کمپنی، دادا سیڈ کارپوریشن، الذرون پرائیویٹ لمیٹڈ اور فریاد سیڈ کارپوریشن) کو منتخب کیا جاتا ہے اور ہر کمپنی کو پوشیدہ کوڈ والے واؤچر دیئے جاتے ہیں۔ یہ کمپنیاں ان پوشیدہ کوڈ والے واؤچر کو اپنے کھاد اور بیج کے تھیلوں میں چسپاں کرتے ہیں جو محکمہ زراعت کا رجسٹرڈ کاشتکار کھاد یا بیج کا تھیلہ خریدتا ہے اس میں سے نکلنے والے واؤچر کے پوشیدہ کوڈ اور شناختی کارڈ نمبر کو 8070 پر بتائے گئے طریقہ کار کے مطابق میسج کرتا ہے۔ میسج کے بعد کاشتکار کے موبائل پر سبسڈی وصول کرنے کے لیے پوشیدہ کوڈ بھیجا جاتا ہے جو کہ پری کوالیفائیڈ مالیاتی کمپنی کی رجسٹرڈ برانچ لیس شاپس پر دکھا کر اور بائیو میٹرک تصدیق کروانے کے بعد سبسڈی کی رقم وصول کرتا ہے۔ اس طرح یہ رقم مکمل میرٹ اور شفافیت کی بنا پر کاشتکاروں میں تقسیم کی گئی ہے۔

(ج) حکومت پنجاب نے سال 19-2018 کے لیے کاشتکاروں کو سبسڈی کی فراہمی کی مد میں 2469.6 ملین روپے مختص کیے اور سال 20-2019 کے لیے 3856.8 ملین روپے مختص کیے ہیں جو کہ گزشتہ سال سے 57 فیصد زیادہ ہے۔ مزید یہ کہ نیشنل ایمرجنسی پروگرام کے تحت بھی مختلف منصوبہ جات کے ذریعے کاشتکاروں کو مراعات دی جارہی ہیں۔

گندم کی پیداوار میں اضافے کا قومی منصوبہ

مختص کردہ رقم برائے سال 20-2019 = 1710.676 ملین روپے

چاول کی پیداوار میں اضافے کا قومی منصوبہ

مختص کردہ رقم برائے سال 20-2019 = 946.016 ملین روپے

کماد کی پیداوار میں اضافے کا قومی منصوبہ

مختص کردہ رقم برائے سال 20-2019 = 793.7 ملین روپے

قومی منصوبہ برائے تیلدار اجناس

مختص کردہ رقم برائے سال 20-2019 = 536.163 ملین روپے

(تاریخ وصولی جواب 21 نومبر 2019)

حکومت کپاس کی پیداوار میں اضافہ کیلئے ریسرچ سنٹر بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*2255: سید عثمان محمود: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان کی مارکیٹ کمیٹیوں کے ایڈمنسٹریٹرز کے ناموں اور مدت تقرری سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کپاس کی پیداوار کے لحاظ سے سرفہرست ہے اور اسے Cotton King بھی کہا جاتا ہے۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پچھلے دو سالوں سے کپاس کی پیداوار میں کمی واقع ہو رہی ہے۔

(د) اگر جواب اثبات میں ہیں تو حکومت کپاس کی پیداوار بڑھانے کیلئے کوئی ریسرچ سنٹر میں جدید بائیولیبارٹری قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں۔

(تاریخ وصولی 11 اپریل 2019 تاریخ ترسیل 12 جولائی 2019)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع رحیم یار خان کی مارکیٹ کمیٹیوں کے ایڈمنسٹریٹرز کے ناموں اور مدت تقرری کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

نمبر شمار	مارکیٹ کمیٹی	نام ایڈمنسٹریٹر / اسسٹنٹ کمشنر	مدت تقرری
1	رحیم یار خان	محمد اعتزاز انجم	31-10-2018 تا حال
2	صادق آباد	محمد کاشف ڈوگر	07-02-2019 تا حال
3	خان پور	محمد اکبر ظہور	26-10-2018 تا حال
4	لیاقت پور	آصف اقبال	07-11-2018 تا حال

(ب) جی ہاں یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب کپاس کی پیداوار کے لحاظ سے سرفہرست ہے اور کپاس کی پیداوار میں خاص مقام رکھتا ہے۔

(ج) جی ہاں یہ درست ہے پچھلے دو سالوں میں کپاس کی پیداوار میں کمی واقع ہوئی ہے جس کی وجوہات میں موسمیاتی تبدیلی، پانی کی کمی اور نقصان دہ کیڑوں کی بڑھوتری شامل ہیں۔

(د) جی ہاں حکومت کپاس کی پیداوار بڑھانے کے لیے ریسرچ سنٹرز میں جدید بائیو ٹیکنالوجی لیبارٹری قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اس ضمن میں غیر ملکی تعاون کے ساتھ منصوبے کا ابتدائی مراحل پر کام جاری ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 21 نومبر 2019)

ضلع لاہور میں سال 2018 میں زراعت کی ترقی کیلئے اٹھائے گئے اقدامات اور ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*2423: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ زراعت ضلع لاہور میں زراعت کی ترقی کے لیے 2018 سے آج تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ب) مذکورہ عرصہ میں کتنی اور کون کون سی مشینری خریدی گئی ہے۔

(ج) مشینری خریدنے کے لیے کتنے فنڈز جاری کیے گئے اور کتنے خرچ کیے گئے۔

(د) ضلع لاہور میں محکمہ میں کتنا سٹاف کون کون سے سکیل میں کام کر رہا ہے سکیل وائز تفصیل بیان فرمائی جائے۔

(تاریخ وصولی 3 مئی 2019 تاریخ ترسیل 26 جولائی 2019)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ زراعت نے زراعت کی ترقی کے لیے 2018 سے آج تک جو اقدامات اٹھائے ہیں، ان کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس بات کی وضاحت کرنا ضروری ہے کہ محکمہ زراعت خود اپنے لیے مشینری نہیں خریدتا (سوائے بلڈوزروں کے) بلکہ کسانوں کو زرعی مشینری خریدنے کے لیے سبسڈی فراہم کرتا ہے۔

(ج) 20-2019 کے دوران ضلع لاہور میں لیزر لینڈ لیولر پر سبسڈی کے لیے 4.75 ملین روپے مختص کیے گئے ہیں۔

(د) ضلع لاہور میں محکمہ میں کل 832 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی سکیل وائز تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 21 نومبر 2019)

ضلع ننکانہ: سانگلہ ہل کی سبزی منڈی کو شہر سے باہر منتقل کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*** 2551: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سانگلہ ہل ضلع ننکانہ کی سبزی منڈی کو شہر سے باہر منتقل کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا لیکن اس پر عمل درآمد نہیں ہو سکا؟

(ب) اگر جواب ہاں میں ہے تو مذکورہ سبزی منڈی کو منتقل کرنے میں کیا رکاوٹیں ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 28 مئی 2019 تاریخ ترسیل 31 جولائی 2019)

جواب

وزیرزراعت

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ 2007 میں سبزی منڈی سانگلہ ہل کو شہر سے باہر منتقل کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔

(ب) سبزی منڈی کی شہر سے باہر منتقلی درج ذیل وجوہات کی بناپر تاخیر کا شکار ہے۔

محکمہ ریونیو نے شہر سے تقریباً ایک کلو میٹر دور شاہ کوٹ مین روڈ پر چک نمبر 43/R.B میں ایک قطعہ اراضی جسکا رقبہ 32 کنال ایک مرلہ تھا سبزی و فروٹ منڈی کے لیے موزوں قرار دیا جس کی منظوری حکومت پنجاب محکمہ زراعت نے بذریعہ نوٹیفکیشن نمبری Pd/X-35/72-Vi مورخہ 04-05-2007 بھی دے دی۔ یہ جگہ صوبائی حکومت کی ملکیت تھی مگر اِس سے پہلے یہ جگہ کسی سکیم کے تحت عبد الرزاق نامی شخص کو الاٹ ہوئی تھی لیکن بعد میں گورنمنٹ نے اسے نادہندہ قرار دیتے ہوئے اُس کی الاٹمنٹ ختم کر دی۔ مذکورہ شخص نے اِس فیصلے کے خلاف لاہور ہائی کورٹ میں کیس دائر کر دیا۔ ہائیکورٹ نے تقریباً 9 سال کی سماعت کے بعد 2016 میں مذکورہ شخص کی اپیل خارج کر دی جس کے بعد اِس شخص نے ہائیکورٹ کے ڈبل بینچ میں اپیل دائر کر دی۔ یہ کیس ابھی تک لاہور ہائی کورٹ لاہور میں زیر سماعت ہے۔

چونکہ سبزی و فروٹ منڈی سانگلہ کی شفٹنگ کیلئے کوئی مناسب سرکاری رقبہ دستیاب نہ ہے اور جو رقبہ جات دستیاب ہیں ان پر آڑھتی حضرات متفق نہ ہیں اس لئے آڑھتی حضرات بذات خود زرعی پیداواری منڈیوں کے قوانین 1979 کے قاعدہ 67(a) کے تحت سبزی منڈی کو شہر سے باہر منتقل کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں اس ضمن میں مارکیٹ کمیٹی سانگلہ ہل نے ان کو پرائیوٹ منڈی قائم کرنے کے متعلق تمام طریقہ کار سے آگاہ کر دیا ہے اور گورنمنٹ کی منظوری کے بعد سبزی منڈی شہر سے باہر منتقل کر دی جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 21نومبر 2019)

ضلع چنیوٹ: پی پی 95میں محکمہ زراعت کے دفاتر ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*2576:سید حسن مرتضیٰ: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)پی پی 95 چنیوٹ میں محکمہ زراعت کے کتنے دفاتر اور ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(ب)اس حلقہ میں تعینات ملازمین کسانوں / کاشتکاروں کو کیا کیا مشورہ جات دیتے ہیں۔

(ج)اس حلقہ میں تعینات ملازمین نے کتنے کھاد ڈیلر اور زرعی ادویات ڈیلرز کے خلاف کیا کیا کارروائی غیر معیاری اور ناقص ہونے پر کی۔

(د)اس حلقہ میں کتنےField Supervisor،Field Assistantاور زراعت آفیسر تعینات ہیں؟

(تاریخ وصولی 28مئی 2019 تاریخ ترسیل 4اگست 2019)

جواب

وزیر زراعت

(الف)پی پی 95 چنیوٹ میں محکمہ زراعت کے 12 دفاتر / ذیلی دفاتر ہیں اور 81 ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(ب) محکمہ زراعت کے تمام شعبہ جات اپنی اپنی ذمہ داریوں کے مطابق کسانوں کے لیے کام کر تے ہیں۔

(ج)سال 19-2018 کے دوران 2 کھاد ڈیلروں کے خلاف جعلی وغیر معیاری کھاد کی فروخت پر 3 ملزمان کے خلاف 2 ایف آئی آرز درج کروائی گئیں اور 60 بوری جعلی ڈی اے پی کھاد قبضہ میں لے کر حوالہ پولیس کیا گیا۔

اس حلقہ میں جنوری 2019 سے اب تک غیر معیاری اور ناقص زرعی ادویات کی فروخت پر 2 کامیاب ریڈ کئے گئے ہیں جن میں تقریباً 1926.65 کلو گرام / لیٹر غیر معیاری اور زائد المیعاد زرعی ادویات جن کی مالیت -/13,65,000 (تیرہ لاکھ پینسٹھ ہزار روپے) بنتی ہے قبضہ میں لے کر حوالہ پولیس کی گئی اور ملزمان کو موقع پر رنگے ہاتھوں گرفتار کروا کر ان کے خلاف مقدمات کا اندراج کرایا گیا۔

(د) اس حلقہ میں 5 زراعت آفیسرز، 13 فیلڈ اسسٹنٹس اور 1 یونٹ سپروائزر تعینات ہیں جبکہ کوئی فیلڈ سپروائزر کا عہدہ اس حلقہ میں نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 21 نومبر 2019)

فیصل آباد: زرعی یونیورسٹی میں سابقہ وائس چانسلر کے دور میں بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

*2677: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں سابقہ وی سی ڈاکٹر اقرار خان کے دور میں کتنے افراد کو کس کس پوسٹ پر بھرتی کیا گیا۔ بھرتی ہونے والے افراد کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور پتہ جات بتائیں؟

(ب) ان افراد کو میرٹ اور اخبار میں اشتہار کے بعد بھرتی کیا گیا ہے۔

(ج) بھرتی کرنے والی کمیٹی کے ممبران میں کون کون شامل تھے۔

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس دور میں بھرتی والے افراد کے بارے میں سیکرٹری زراعت نے انکوائری کروائی تھی اور یہ انکوائری کس نے کی تھی، ان کا نام، عہدہ، گریڈ اور انہوں نے کیا Findings دی تھیں۔

(ہ) اس انکوائری پر کیا ایکشن لیا گیا تھا تفصیلات فراہم کریں۔

(تاریخ وصولی 25 مئی 2019 تاریخ ترسیل 6 ستمبر 2019)

(جواب موصول نہیں ہوا)

تحصیل میاں چنوں میں محکمہ زراعت کے دفاتر اور ان کے فرائض سے متعلقہ تفصیلات

*2684: جناب بابر حسین عابد: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ زراعت کے کتنے دفاتر تحصیل میان چنوں میں کہاں کہاں قائم ہیں کتنے سرکاری بلڈنگ میں ہیں اور کتنے کرایہ کی بلڈنگ میں قائم ہیں؟

(ب) ان دفاتر میں محکمہ زراعت کیا کیا اقدامات سرانجام دے رہا ہے۔

(ج) ان دفاتر میں کسانوں / کاشتکاروں کو کیا کیا سہولیات / مشورہ جات دیئے جاتے ہیں۔

(د) اس تحصیل میں محکمہ زراعت کے تحت زرعی فارم کہاں کہاں کتنے کتنے رقبہ پر مشتمل ہیں۔

(ہ) ان فارم پر کون کون سی فصلیں یا پھل دار پودے لگائے گئے ہیں ان فارم کے سال 18-2017 اور 19-2018 کے اخراجات اور آمدن بتائیں۔

(تاریخ وصولی 25 مئی 2019 تاریخ ترسیل 6 ستمبر 2019)

جواب

وزیر زراعت

(الف) تحصیل میاں چنوں میں محکمہ زراعت کے 7 دفاتر / ذیلی دفاتر ہیں جن میں 6 سرکاری بلڈنگز اور 01 کرایہ کی بلڈنگ میں قائم ہے۔ دفاتر کے جائے مقام کی شعبہ وار تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ زراعت کے تمام شعبہ جات اپنی اپنی ذمہ داریوں کے مطابق کسانوں کے لیے کام کر رہے ہیں۔

(ج) اس کا جواب (جزب) میں دے دیا گیا ہے۔

(د) تحصیل میاں چنوں میں محکمہ زراعت کے زیر انتظام ایک زرعی / فروٹ فارم چک 15-L/127 بمبے والا ہے جو 121 ایکڑ رقبہ پر مشتمل ہے۔

(ہ) اِس فارم پر گریپ فروٹ، امرود، بیر، میٹھا، کینو اور لیموں کے پودے لگائے گئے ہیں۔

اس فارم پر سال 18-2017 اور 19-2018 میں اخراجات اور آمدن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	اخراجات (روپے)	آمدن (روپے)
2017-18	21,02,520	36,80,573
2018-19	20,42,863	53,54,722

(تاریخ وصولی جواب 21 نومبر 2019)

ضلع خانیوال میں محکمہ زراعت کے دفاتر اور اسامیوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*2685: جناب محمد فیصل خان نیازی: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع خانیوال میں محکمہ زراعت کے کتنے دفاتر ڈسٹرکٹ لیول پر کہاں کہاں کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان دفاتر میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد کتنی ہے کتنی پر ہیں اور کتنی خالی ہیں۔

(ج) کراپ رپورٹنگ سروس ضلع خانیوال کے تحت کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں اس دفتر کے سال 2018-19 کے بجٹ کی تفصیل دی جائے کیا یہ بجٹ اس دفتر کی ضروریات کے مطابق تھا یا کم تھا۔

(د) کراپ رپورٹنگ سروس خانیوال میں کتنی اسامیاں کس کس عہدہ اور گریڈ کی خالی ہیں۔

(ہ) اس دفتر کی خالی اسامیوں پر تعیناتی / بھرتی نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں۔

(و) کیا محکمہ زراعت اس دفتر سے ریٹائرڈ ہونے والے ملازمین کے بچوں کو کوٹہ کے تحت خالی اسامیوں پر بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔

(تاریخ وصولی 25 مئی 2019 تاریخ ترسیل 6 ستمبر 2019)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع خانیوال میں محکمہ زراعت کے 10 دفاتر / ذیلی دفاتر ڈسٹرکٹ لیول پر کام کر رہے ہیں جن کی شعبہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان دفاتر میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 508 ہے جن میں سے 376 پُر اور 132 خالی ہیں۔

(ج) کراپ رپورٹنگ سروس ضلع خانیوال میں 56 ملازمین کام کر رہے ہیں اور اس دفتر کا سال 19-2018 کا بجٹ 1,89,78,040 روپے ہے جو دفتر کی ضروریات کے مطابق ہے۔

(د) کراپ رپورٹنگ سروس ضلع خانیوال میں تمام اسامیاں پر ہیں۔

(ہ) کراپ رپورٹنگ سروس ضلع خانیوال میں کوئی اسامی خالی نہیں۔

(و) کراپ رپورٹنگ سروس ضلع خانیوال میں ریٹائرڈ ہونیوالے ملازمین کے بچوں کو کوٹہ کے مطابق ملازمت دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 21نومبر 2019)

صوبہ میں پانی کی کمی والے علاقوں میں کاشتکاروں کو پانی کے جدید مینجمنٹ سسٹم کے استعمال سے متعلقہ تفصیلات

*2889: محترمہ طحیٰہ نون: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حکومت نے کاشتکاروں خاص کر پانی کی کمی والے علاقوں کے کاشتکاروں کی مدد کے لیے اقدامات اٹھائے ہیں کہ وہ پانی کی Smart مینجمنٹ سسٹم اور طریق کار کو اختیار کریں؟

(ب) ایسی کون کون سی سکیمیں کب شروع کی گئی ہیں اور یہ کہاں واقع ہیں تفصیلاً آگاہ فرمائیں۔

(تاریخ وصولی 22اگست 2019 تاریخ ترسیل 9اکتوبر 2019)

جواب

وزیر زراعت

(الف) جی ہاں: حکومت پنجاب نے صوبہ بھر میں خاص طور پر پانی کی کمی والے علاقوں میں کاشتکاروں کی مدد کے لیے متعدد اقدامات اٹھائے ہیں۔

(ب) محکمہ زراعت کے شعبہ اصلاحِ آبپاشی کے تحت مندرجہ ذیل سکیمیں شروع کی گئیں / جاری ہیں۔

1۔پنجاب میں آبپاش زراعت کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کا منصوبہ

عالمی بنک کے تعاون سے جاری یہ منصوبہ سال 13-2012 میں شروع کیا گیا اور اس سے صوبہ بھر کے کاشتکار مستفید ہو رہے ہیں۔ منصوبے کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سرگرمیاں	مالی اعانت

120,000 ایکڑ رقبہ پر جدید نظامِ آبپاشی (ڈرپ / سپرنکلر) کی تنصیب	کل لاگت کا 60 فیصد
6,100 غیر اصلاح شدہ کھالاجات کی اصلاح و پختگی	تعمیراتی سامان کی کل لاگت
4,000 جزوی اصلاح شدہ کھالاجات کی اضافی پختگی	تعمیراتی سامان کی کل لاگت
غیر نہری علاقوں میں 3,100 آبپاش سکیموں کی اصلاح	تعمیراتی سامان کی کل لاگت (2 لاکھ 50 ہزار روپے تک)
بارشی پانی کو آبپاشی کے لیے جمع کرنے کے لیے 500 تالابوں کی تعمیر	کل لاگت کا 60 فیصد (6 لاکھ 60 ہزار روپے تک)

2۔ قومی پروگرام برائے اصلاحِ کھالاجات (فیز 2) پنجاب

یہ منصوبہ سال 20-2019 میں شروع کیا گیا ہے اور اس سے صوبہ بھر کے کاشتکار مستفید ہو سکتے ہیں۔ منصوبے کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سرگرمیاں	مالی اعانت
کاشتکاروں / سہولت مہیا کرنے والوں کو 9,500 لیزر لینڈ لیولرز کی فراہمی	2 لاکھ 50 ہزار روپے فی یونٹ
2,500 غیر اصلاح شدہ کھالاجات کی اصلاح و پختگی	تعمیراتی سامان کی کل لاگت
7,500 جزوی اصلاح شدہ کھالاجات کی اضافی پختگی	تعمیراتی سامان کی کل لاگت
3,000 آبی تالابوں کی تعمیر	کل لاگت کا 60 فیصد

3۔ جلال پور آبپاشی منصوبہ کے تحت کمانڈ ایریا ڈویلپمنٹ

یہ منصوبہ سال 2019-20 میں شروع ہو رہا ہے اور اس سے جہلم اور خوشاب کے اضلاع کے کاشتکار مستفید ہو سکتے ہیں۔ منصوبے کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سرگرمیاں	مالی اعانت
485 انجمن اصلاحِ آبپاشاں کی تنظیم و رجسٹریشن	-
485 کھالا جات کی تعمیر و پختگی	تعمیراتی سامان کی کل لاگت
10,000 ایکڑ پر ہمواری زمین بذریعہ لیزر ٹیکنالوجی	4,800 روپے فی ایکڑ
2,000 ایکڑ پر جدید نظامِ آبپاشی کی تنصیب	کل لاگت کا 80 فیصد
روایتی طریقہ سے ناقابلِ آبپاش علاقے کو 20 آبی تالابوں کی تعمیر اور سولر سے چلنے والے پمپنگ سٹیشنز کی تنصیب سے نہری آبپاشی کے نظام کو ترقی دینا	کل لاگت کا 80 فیصد

4۔ جدید نظام آبپاشی کو فروغ دینے کے لیے سولر سسٹم کی فراہمی

یہ منصوبہ سال 2019-20 میں شروع کیا گیا ہے اور اس سے صوبہ بھر کے کاشتکار مستفید ہو سکتے ہیں اس منصوبہ کے تحت 20 ہزار ایکڑ پر ڈرپ و سپرنکلر نظام آبپاشی کو چلانے کے لیے سولر سسٹم کی فراہمی کے لیے کاشتکاروں کو 50 فیصد سبسڈی مہیا کی جا رہی ہے۔

5۔ بارانی علاقہ جات میں سمال اور منی ڈیمز کا کمانڈ ایریا بڑھانے کا منصوبہ

یہ منصوبہ CDWP سے منظور ہو چکا ہے اور ECNEC سے منظوری کے مراحل میں ہے۔ اس منصوبہ سے اٹک، راولپنڈی، چکوال، جہلم، گجرات، سیالکوٹ، نارووال، خوشاب، میانوالی، بھکر،

لیہ، ڈیرہ غازی خان اور راجن پور کے اضلاع کے کاشتکار مستفید ہو سکتے ہیں۔ منصوبے کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سرگرمیاں	مالی اعانت
480 آبی تالابوں کی تعمیر	کل لاگت کا 60 فیصد
400 آبی تالابوں کے لیے سولر پمپنگ سسٹم کی فراہمی	ایضاً
736 ڈگ ویل کی تعمیر	ایضاً
736 ڈگ ویل کے لیے سولر سسٹم کی فراہمی	ایضاً
600 کھالہ جات کی تعمیر	ایضاً
500 لیزر لینڈ لیولنگ یونٹس کی فراہمی	2 لاکھ 50 ہزار روپے فی یونٹ

(تاریخ وصولی جواب 21 نومبر 2019)

صوبہ میں بیج، فصلات اور پودوں کی تخلیقی تبدیلی کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*2898: محترمہ طحیٰہ نون: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

صوبہ بھر میں ہمارے کون سے بیج، فصلات، پودوں وغیرہ میں جنیاتی طور پر تبدیلی کی گئی ہے یہ تبدیلی کب سے کی گئی ہے اور انہیں کہاں سے خرید اجارہا ہے؟

(تاریخ وصولی 22 اگست 2019 تاریخ ترسیل 9 اکتوبر 2019)

جواب

وزیر زراعت

پاکستان میں جنیاتی طور پر تبدیل شدہ صرف کپاس کی فصل ہے۔ جس کی منظوری سال 2010 میں نیشنل بائیو سیفٹی کمیٹی نے دی۔ مزید براں کسی بھی فصل / پودے میں جنیاتی طور پر تبدیلی نہ کی گئی اور نہ ہی حکومت پاکستان و پنجاب نے اس کی اجازت دی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 21 نومبر 2019)

چنے کی فصل کی بیماریوں کے تدارک کیلئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*2990: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چنے کا جھلساؤ، چنے کا سوکا یا مرجھاؤ اور چنے کی جڑ کا سڑن چنے کی اہم بیماریاں ہیں؟

(ب) محکمہ زراعت ان بیماریوں کے تدارک کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

(تاریخ وصولی 12 ستمبر 2019 تاریخ ترسیل 25 اکتوبر 2019)

جواب

وزیر زراعت

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ چنے کا جھلساؤ، چنے کا سوکا یا مرجھاؤ اور چنے کی جڑ کا سڑن چنے کی اہم بیماریاں ہیں۔

(ب) محکمہ زراعت حکومت پنجاب چنے کا جھلساؤ، چنے کا سوکا یا مرجھاؤ اور چنے کی جڑ کا سڑن کے تدارک کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھا رہا ہے۔

ان بیماریوں کا سب سے سستا اور آسان تدارک قوت مدافعت رکھنے والی اقسام ہیں۔ محکمہ زراعت شعبہ ریسرچ کے ذیلی ادارے (تحقیقاتی ادارہ برائے دالیں فیصل

آباد، ایرڈزون تحقیقاتی ادارہ بھکر اور بارانی تحقیقاتی ادارہ چکوال) بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت رکھنے والی اچھی پیداواری صلاحیت کی حامل اقسام تیار کرنے میں کوشاں ہیں۔ یہ ادارے کابلی چنے کی اقسام نور۔91، نور۔2009، نور۔2013 اور نور۔2019 اور دیسی چنے میں بٹل۔98، بلکسر۔2000، ونہار۔2000، تھل۔2006، پنجاب۔2008، بھکر۔2011، بٹل۔2016 دریافت کر چکے ہیں۔ یہ اقسام ان بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت رکھتی ہیں۔ ان اقسام کا تصدیق شدہ بیج چنے کے کاشتکاروں کو مہیا کیا جا رہا ہے۔

اس کے علاوہ بیماریوں کے تدارک کے لئے زمینداروں کو بتایا جاتا ہے کہ کاشت سے پہلے مندرجہ ذیل امور پر توجہ دیں۔

i۔ بیج کو پھپھوندی کش ادویات لگا کر کاشت کریں۔

ii۔ جس زمین میں چنے کا سوکا یا جڑ کا سڑن وغیرہ ہو وہاں تین سال تک چنے کی بجائے کوئی اور فصل کاشت کریں۔

iii۔ چنے کے جھلساؤ کی صورت میں پھپھوندی کش ادویات کا سپرے کریں۔

مزید براں کسانوں کی اگاہی کے لیے اردو میں بیماری کی پہچان اور تدارک کے لیے کتابچے چھپائے جاتے ہیں۔ ریڈیو کے ذریعے بھی ان بیماریوں سے متعلق سفارشات دی جاتی ہیں اور کسان میلہ کے انعقاد کے ذریعے بھی رہنمائی فراہم کی جاتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 21 نومبر 2019)

جہلم: موضع نوگراں میں فیلڈ اسسٹنٹ کے دفتر کی موجودہ حیثیت سے متعلقہ تفصیلات

*3063: چودھری اختر علی: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع نوگراں میں محکمہ زراعت نے فیلڈ اسسٹنٹ کا دفتر تعمیر کیا تھا؟

(ب)مذکورہ دفتر کب اور کتنی لاگت میں تیار ہوا کتنے عرصہ تک فنگشنل رہا اور وہ کس کے استعمال میں ہے۔

(ج)اگر مذکورہ آفس کی اراضی محکمہ زراعت کو منتقل ہو چکی ہے تو اس کی نقل فراہم کریں؟

(د)مذکورہ آفس کی تعمیر کس گرانٹ اور فنڈ سے ہوئی۔

(تاریخ وصولی 16 ستمبر 2019 تاریخ ترسیل 25 اکتوبر 2019)

جواب

وزیر زراعت

(الف).جی ہاں یہ درست ہے کہ موضع نوگراں میں محکمہ زراعت نے فیلڈ اسسٹنٹ کا دفتر تعمیر کیا تھا۔

(ب)مذکورہ دفتر 1983 میں 39,016 روپے میں تعمیر ہوا اور ستمبر 1992 کے سیلاب تک زیرِ استعمال رہا۔ سیلاب کے بعد مذکورہ بلڈنگ ناکارہ ہو گئی اور اس وقت کسی کے استعمال میں نہ ہے۔

(ج)مذکورہ آفس کی اراضی محکمہ زراعت کو منتقل ہو چکی ہے جس کا رقبہ 2 کنال ہے اس کی نقل (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(د)مذکورہ آفس کی تعمیر "Capital of civil works outside the revenue 71 account-J-agri-construction of buildings" with the scheme Punjab Extension & Agricultural Development Project کی گرانٹ سے ہوئی۔

(تاریخ وصولی جواب 21 نومبر 2019)

محکمہ زراعت میں Gender Mainstreaming کے حوالے سے اٹھائے گئے اقدامات اور دیگر تفصیلات

*3069: محترمہ عظمیٰ کاردار: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ زراعت نے صوبے میں Gender Mainstreaming کے حوالے سے کیا اقدام کئے ہیں؟

(ب) کیا کوئی Gender Action Plan 2019-20 کے لئے تیار کیا گیا ہے اگر ہاں تو اس مقصد کے لئے کونسی سکیمز بنائی گئی ہیں؟

(ج) ان سکیمز کے لئے Fund Allocation کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(تاریخ وصولی 16 ستمبر 2019 تاریخ ترسیل 25 اکتوبر 2019)

جواب

وزیر زراعت

(الف) محکمہ زراعت نے Gender mainstreaming کے حوالے سے مندرجہ ذیل اقدامات کیے ہیں۔

خواتین کی بھرتی کے لیے متعین کردہ کوٹہ 15 فیصد پر عمل درآمد۔

خواتین ملازمین کے لیے علیٰحدہ واش رومز اور نماز کی جگہ کی فراہمی۔

خواتین ملازمین کے بچوں کی بہتر نگہداشت اور تربیت کے لیے ڈے کیئر سینٹرز کا قیام۔

Protection against Harrasment of Women at the Work Place Act 2010

پر عمل درآمد کے لیے Harrasment Committees Anti کا قیام۔

ملکی اور غیر ملکی سطح پر منعقدہ ٹریننگز، کورسز، سیمینارز وغیرہ میں خواتین کی نمائندگی۔

اس کے علاوہ حکومت کی طرف سے Gender mainstreaming کے حوالے سے وصول ہونے والی سفارشات پر عمل درآمد۔

(ب) محکمہ زراعت میں کوئی علیٰحدہ سکیم تیار نہیں کی گئی۔

(ج) علیٰحدہ سکیم نہ ہونے کی وجہ سے کوئی بجٹ بھی مختص نہیں کیا گیا۔

(تاریخ وصولی جواب 21 نومبر 2019)

ڈیرہ غازی خان شہر میں سبزی اور فروٹ منڈیوں سے متعلقہ تفصیلات

*3127: محترمہ شاہینہ کریم: کیا زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈیرہ غازی خان شہر میں کتنی سبزی اور فروٹ منڈیاں کس حال میں ہیں؟

(ب) ان کی دیکھ بھال کس کے ذمہ ہے۔

(تاریخ وصولی 17 ستمبر 2019 تاریخ ترسیل 23 اکتوبر 2019)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ڈیرہ غازی خان شہر میں دو مقامات پر سبزی و فروٹ منڈی لگتی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

پہلا مقام پُل پیارے والی کے قریب واقع ہے اس سبزی و فروٹ منڈی کا قیام 1976 میں میونسپل کارپوریشن کی طرف سے عمل میں لایا گیا جس میں کل 82 دکانات شامل

ہیں جو کہ میونسپل کارپوریشن کی طرف سے بذریعہ نیلامی کرایہ پر دی گئیں ہیں اور وہی ان کا کرایہ بھی تادم وصول کر رہی ہے۔

دوسرا مقام ڈیرہ غازی خان شہر سے باہر ملتان روڈ سرور والی پر واقع ہے جو کہ ایک پرائیویٹ جگہ ہے۔ پُل پیارے والی سبزی و فروٹ منڈی میں جگہ کی کمی کے باعث آڑھتی حضرات نے سبزی و فروٹ کی اوپن آکشن کا کاروبار یہاں منتقل کیا ہے۔

مزید براں حکومت پنجاب صوبہ بھر میں چار ماڈل سبزی و فروٹ منڈیوں کا قیام عمل میں لارہی ہے جس میں ایک منڈی ڈیرہ غازی خان میں ہے جس کے 404 کنال 19 مرلے پر مشتمل رقبے کا لینڈ ایکوزیشن ایکٹ 1984 سیکشن 4-

(Land Acquisition Act 1984,Section-4) کے تحت نوٹیفیکیشن ہو چکا ہے۔ متذکرہ منڈی کے قیام کے بعد تمام مسائل حل ہو جائیں گے۔

(ب) پُل پیارے والی پر قائم سبزی و فروٹ منڈی کے اندرونی انتظامات جیسا کہ صفائی ستھرائی اور نگرانی نیلامی کے فرائض مارکیٹ کمیٹی ڈیرہ غازی خان سرانجام دیتی ہے جبکہ بیرونی انتظامات جیسا کہ ایکسٹرنل سیوریج، ڈرین وغیرہ کی دیکھ بھال میونسپل کارپوریشن کرتی ہے۔ سرور والی کے مقام پر موجود سبزی و فروٹ منڈی پرائیویٹ جگہ پر ہونے کی وجہ سے اس کی دیکھ بھال آڑھتی حضرات خود کرتے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 21 نومبر 2019)

صوبہ میں جعلی کھاد اورادویات کی فروخت کرنے والوں کو جرمانہ سے متعلقہ تفصیلات

*3149: محترمہ حناء پرویز بٹ: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کی طرف سے جعلی کھاد اور جعلی ادویات پر پابندی کے واضح احکامات کے باوجود صوبہ بھر میں جعلی کھاد اور جعلی ادویات فروخت کی جارہی ہیں؟

(ب) حکومت کی طرف سے اگست 2018 سے اب تک کتنے پیسٹی سائیڈ اور کھاد ڈیلر کی پڑتال کی گئی اور کتنے نمونہ جات چیک کئے گئے، کتنے ملاوٹ شدہ کھاد ڈیلر جعلی ادویات فروخت کرنے والوں کو جرمانہ کتنا کتنا کیا گیا تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(تاریخ وصولی 20 ستمبر 2019 تاریخ ترسیل 30 اکتوبر 2019)

جواب

وزیر زراعت

(الف) یہ درست نہ ہے کہ صوبہ بھر میں جعلی کھاد اور جعلی زرعی ادویات سرعام فروخت ہو رہی ہیں۔

محکمہ زراعت حکومت پنجاب کے نامزد کردہ ڈپٹی کنٹرولر اور اسسٹنٹ کنٹرولر صوبہ بھر میں کھادوں کی تیاری، فروخت اور قیمتوں کی مستقل بنیادوں پر نگرانی کر رہے ہیں۔ کھادوں کے نمونہ جات حاصل کر کے مقررہ لیبارٹریوں سے تجزیے کروائے جاتے ہیں اور جعلی / ملاوٹ شدہ کھادوں کی فروخت میں ملوث کھاد ڈیلران کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ جعلی کھادوں کی تیاری میں ملوث افراد کے خلاف چھاپے بھی مارے جاتے ہیں اور موجودہ قوانین کے تحت فوری قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

اسی طرح معیاری زرعی ادویات کی فراہمی کا فریضہ وفاقی حکومت سر انجام دے رہی ہے تاہم صوبہ پنجاب میں اس وقت زرعی ادویات کی رجسٹرڈ کمپنیاں کام کر رہی ہیں۔ جن کی رجسٹریشن محکمہ زراعت سخت جانچ پڑتال کے بعد کرتا ہے۔ غیر معیاری کام کرنے والی کمپنیوں کو مسترد کر دیا جاتا ہے۔ زرعی ادویات کے ڈسٹری بیوٹرز کے غیر معیاری ادویات کے کاروبار میں ملوث ہونے یا انفراسٹرکچر میں کمی کی بنیاد پر ان کی رجسٹریشن منسوخ کر دی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں اگست 2018 سے اب تک زرعی ادویات کی 23 کمپنیوں کے غیر معیاری کام کی وجہ سے لائسنس منسوخ کیے جا چکے ہیں۔ زرعی ادویات کے معیار کو یقینی بنانے کیلئے روٹین سیمپلنگ کی جاتی ہے اور خفیہ چھاپے بھی مارے جاتے ہیں کسانوں تک خالص زہروں کی فراہمی کو یقینی بنانے کیلئے ڈیلر حضرات زرعی ادویات، تقسیم کنندگان کے سٹورز اور تیار کرنے والے یونٹوں کی جانچ پڑتال کی جاتی ہے ناقص و جعلی زرعی ادویات کی فروخت میں ملوث افراد کے خلاف فوری پرچے درج کئے جاتے ہیں اور موقع پر گرفتاریاں عمل میں لائی جاتی ہیں۔

مزید براں صوبے میں محکمہ زراعت کی ایک ٹاسک فورس بھی اس کام کی مسلسل نگرانی کر رہی ہے۔

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران جعلی کھاد / ادویات کے خلاف کارروائی کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

کھاد کے لیے

سال	اگست 2018 تا اکتوبر 2019
تعداد ڈیلران جو چیک ہوئے	4500
تعداد نمونہ جات	8812

غیر معیاری نمونہ جات	305
تعداد چھاپے	28
غیر معیاری ضبط شدہ کھادیں	2,27,567 کلو گرام / لیٹر
مالیت ضبط شدہ کھادیں	16.54 ملین روپے
جرمانہ	27.64 ملین روپے
تعداد FIR	305

زرعی ادویات کے لیے

سال	اگست 2018 تا اکتوبر 2019
تعداد ڈیلران جو چیک ہوئے	23,592
تعداد نمونہ جات	12,458
غیر معیاری نمونہ جات	416
تعداد چھاپے	291
غیر معیاری ضبط شدہ کھادیں	3,16,000 کلو گرام / لیٹر
مالیت ضبط شدہ کھادیں	156.6 ملین روپے
جرمانہ	10,71,000 روپے
تعداد FIR	332

(تاریخ وصولی جواب 21 نومبر 2019)

لاہور | عنایت اللہ لک

مورخہ 21 نومبر 2019 | قائم مقام سیکرٹری

بروز جمعتہ المبارک 22 نومبر 2019 کو محکمہ زراعت کے سوالات وجوابات کی فہرست اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	جناب نصیر احمد	565
2	سید عثمان محمود	2255-1529
3	جناب ممتاز علی	1574
4	محترمہ کنول پرویز چودھری	1596
5	ملک محمد احمد خان	1740
6	جناب محمد طاہر پرویز	2677-1743
7	سید حسن مرتضیٰ	2576-1748
8	محترمہ رابعہ نسیم فاروقی	2423-1865
9	ملک خالد محمود بابر	2024
10	محترمہ حناء پرویز بٹ	3149-2146
11	محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور	2990-2551
12	جناب بابر حسین عابد	2684
13	جناب محمد فیصل خان نیازی	2685
14	محترمہ طحیٰہ نون	2898-2889
15	چودھری اختر علی	3063
16	محترمہ عظمیٰ کاردار	3069
17	محترمہ شاہینہ کریم	3127

سولھواں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز جمعتہ المبارک 29 نومبر 2019

فہرست غیر نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ زراعت

زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں طالب علموں کی کلاس وائز تعداد اور شعبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

559: جناب محمد طاہر پرویز: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں کس کس شعبہ میں کہاں کہاں تک تعلیم دی جارہی ہے۔شعبہ وائز تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) اس یونیورسٹی میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد شعبہ وائز اور کلاس وائز بتائیں۔

(ج) اس یونیورسٹی میں سال 2018 اور 2019 میں کتنے طالب علموں کو کس کس کلاس اور فیلڈ میں داخلہ ملا۔کس کس تعلیم کی بنیاد پر داخلہ ملا۔

(د) ان طالب علموں سے فی کس کتنی فیس شعبہ وائز اور کلاس وائز وصول کی گئی۔

(ہ) کتنے طالب علموں کو فیس معاف کی گئی اور کتنے طالب علموں کی فیس کی معافی کی درخواستیں مسترد ہوئیں۔فیس معافی کی اجازت دینے کی مجاز اتھارٹی کون ہے۔

(تاریخ وصولی 26 اپریل 2019 تاریخ ترسیل 22 مئی 2019)

جواب

وزیر زراعت

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں پوسٹ گریجویٹ کی سطح پر 133 شعبہ جات جبکہ انڈر گریجویٹ میں 34 شعبہ جات میں تعلیم دی جاتی ہے۔ان شعبہ جات کی تفصیل بالترتیب "Annex-1" اور "Annex-2" ایوان پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یونیورسٹی ہذا میں سال 19-2018 میں زیر تعلیم طلبہ کی کل تعداد درج ذیل ہے۔

پوسٹ گریجویٹ	15055
انڈر گریجویٹ	12059
میزان:	27114

فیکلٹی / ڈگری وائز زیر تعلیم طلبہ کی تفصیل بالترتیب "Annex-3" اور "Annex-4" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یونیورسٹی ہذا میں سال 19-2018 کے دوران پوسٹ گریجویٹ ڈگری پروگرامز میں نئے داخل ہونے والے طلبہ کی تعداد 7431 اور ڈگری وائز تعلیمی قابلیت کی تفصیل "Annex-5" پر دی گئی ہے جبکہ انڈر گریجویٹ ڈگری پروگرامز میں نئے داخل ہونے والے طلبہ کی تعداد 3782 اور ڈگری وائز تعلیمی قابلیت کی تفصیل "Annex-6" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یونیورسٹی میں فی کس شعبہ وائز فیس کی شرح "Annex-7" اور وصول کی گئی فیس (1839.797 ملین) کی تفصیل "Annex-8" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) یونیورسٹی میں سال 19-2018 میں کل 292 طلبہ کی فیس معاف کی گئی جن کی تفصیل ”Annex-9“ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے نیز زرعی یونیورسٹی میں کسی بھی طالب علم کی فیس معافی کی درخواست مسترد نہ کی گئی۔ اس فیس معافی کی اجازت / منظوری یونیورسٹی سنڈیکیٹ دیتی ہے جبکہ مستحق طلبہ اور بہن بھائی سٹوڈنٹ ہونے کی صورت میں آدھی ٹیوشن فیس معاف کی جاتی ہے۔ فیس معافی کی درخواست متعلقہ ڈین / ڈائریکٹر کی سفارشات پر ڈائریکٹر فنانشل اسسٹینس یونیورسٹی ایڈوانسمنٹ کے توسط سے وائس چانسلر صاحب منظور کرتے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 21 نومبر 2019)

ساہیوال میں زرعی فارم اور ان پر کاشت کردہ فصلوں سے متعلقہ تفصیلات

575: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں موجود زرعی فارم میں کون کون سی فصلیں کتنے رقبہ پر کاشت کی جاتی ہیں۔ خرچہ فصل نکال کر فی ایکڑ رقبہ سے کتنی انکم خزانہ سرکار میں جمع کروائی جاتی ہے۔ مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ب) زرعی فارم میں تعمیر شدہ کوارٹر کتنے ہیں اور کتنے رقبہ پر ہیں۔ کن آفسران کو الاٹ کئے گئے ہیں۔ مکمل تفصیل بتائیں۔ نیز جتنے رقبہ پر ناجائز قابض گھر تعمیر کر بیٹھے ہیں آج تک گورنمنٹ نے ان سے سرکاری زمین خالی کروانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں۔ مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) زرعی فارم ساہیوال میں سال 2013 تا 2018 تک مربع نمبر 11 لائن نمبر 9 پر جو سدابہار چارہ اگایا جاتا ہے کیا اس سدابہار چارہ کی کوئی نیلامی کی جاتی ہے اگر ہاں تو نیلامی سے حاصل ہونے والی رقم خزانہ سرکار میں جمع کروائی جاتی ہے۔ اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائی جائے۔

(د) زرعی فارم ساہیوال کے مربع نمبر 11 اور لائن نمبر 3 کو ناقابل کاشت زمین بنا کر مارکیٹ بنانے کی منصوبہ بندی کی گئی ہے۔ کیا اس کی اجازت محکمانہ طور پر لی گئی ہے۔ اگر ہاں تو کاغذات منظوری ایوان میں پیش کئے جائیں۔

(ہ) زرعی فارم میں موجود تقریباً 16 ایکڑ رقبہ پر محیط آم اور بیری کے درختوں کے سرسبز پھلدار باغات کو کیوں سستے داموں نیلام کیا گیا۔ وجہ بیان کریں۔ اس کو ٹھیکہ پر کیوں نہیں دیا گیا۔ ان کی کروڑوں روپے کی لکڑی سستے داموں کیوں فروخت کی گئی، مکمل وجوہات کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں۔

(تاریخ وصولی 17 مئی 2019 تاریخ ترسیل 30 مئی 2019)

جواب

وزیر زراعت

(الف) گورنمنٹ ایگری کلچر فارم پاکپتن روڈ، ساہیوال کل 82 ایکڑ پر مشتمل ہے۔ جس میں سے 7 2 ایکڑ پر دفاتر، سٹور اور رہائشی کالونی ہے۔

اس کے علاوہ 55 ایکڑ میں سے 16 ایکڑ پر باغ لگایا گیا ہے اور 39 ایکڑ پر فصلات برائے بیج کاشت کی جاتی ہیں۔ 39 ایکڑ میں سے 25 ایکڑ پٹہ داروں کے پاس ہے جبکہ 14 ایکڑ خود کاشت کی جاتی ہے۔ فصلات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

فصل ربیع:

نمبر شمار	نام فصل	رقبہ
1	گندم	27 ایکڑ
2	مکئی	6 ایکڑ
3	برسیم	4 ایکڑ
4	جئی	1 ایکڑ 3 کنال
	کل رقبہ	**38 ایکڑ 3 کنال**

فصل خریف:

نمبر شمار	نام فصل	رقبہ
1	دھان	12 ایکڑ
2	جوار برائے چارہ	7.5 ایکڑ
3	مکئی برائے بیج	7.5 ایکڑ
4	جوار برائے بیج	2 ایکڑ
5	مکئی برائے چارہ	2 ایکڑ
	کل رقبہ	**31 ایکڑ**

کل آمدن جو خزانہ سرکار میں جمع ہو چکی ہے۔ = 2239946 روپے۔

متوقع آمدن جو پیداوار اسٹاک میں ہے۔ = 1820532 روپے۔

کل آمدن = 4060478 روپے۔

خرچہ = 2258560 روپے۔

آمدن = 1801918 روپے۔

آمدن فی ایکڑ سالانہ = 52230 روپے۔

(ب) زرعی فارم پر آفیسران کی کل رہائشیں 8 جبکہ چھوٹے سٹاف کی بھی 8 رہائشیں ہیں چونکہ سرکاری کوارٹرز بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ نے بنائے ہیں۔ اس لیے یہ رقبہ بمطابق Specification ہے۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1	رہائش کیٹگری A	3500 مربع فٹ
2	رہائش کیٹگری B	1500 مربع فٹ
3	رہائش کیٹگری C	606 مربع فٹ
4	رہائش کیٹگری D	400 مربع فٹ

جن آفیسران کو رہائشیں الاٹ ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام آفیسر / آفیشل	عہدہ	کیٹگری رہائش
1	محمد فاروق جاوید	ڈائریکٹر زراعت (توسیع)	A-1
2	محمد حبیب	ڈپٹی ڈائریکٹر زراعت (توسیع)	A-2
3	عمر سعید	زراعت آفیسر (ٹیکنیکل)	B-1
4	پرویز اختر	زراعت آفیسر (توسیع)	B-2
5	طاہر جاوید	فارم مینجر	B-3
6	محمد اکرم	ریسرچ آفیسر	B-4
7	ڈاکٹر محمد اسلم	زراعت آفیسر (ٹینیکل)	B-5
8	وسیم انور	اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت (توسیع)	B-6
9	محمد الیاس	جونئیر کلرک	C-1
10	محمد عدنان	جونئیر کلرک	C-2
11	ملک ظہور احمد	اسسٹنٹ	C-3
12	راشد عمران	چوکیدار	D-1
13	محمد اقبال	بیلدار	D-2
14	عبد الغفار	ٹیوب ویل آپریٹر	D-3
15	محمد اشفاق	بیلدار	D-4
16	یاسر عرفات	ٹیوب ویل آپریٹر	D-5

نیز تقریباً 2 ایکڑ رقبہ پر کل 44 اشخاص عرصہ دراز سے قابض چلے آرہے ہیں۔ ضلعی انتظامیہ کو متعدد بار لکھا گیا ہے کہ وہ مذکورہ رقبہ خالی کروانے میں ہماری مدد کریں۔ مذکورہ اشخاص تقریباً 40 سال سے قابض چلے آرہے ہیں۔ حالیہ عرصہ میں جناب اسسٹنٹ کمشنر و ڈپٹی کمشنر کو بذریعہ چٹھی نمبری 532 بتاریخ 13.10.2018 اور چٹھی نمبری 816 بتاریخ 13.04.2019 التجاء کی گئی ہے کہ رقبہ مذکورہ خالی کروانے کے لئے محکمہ کی مدد کی جائے۔ مزید بر آں جناب ڈائریکٹر جنرل زراعت (توسیع واے آر) پنجاب نے بھی بذریعہ چٹھی نمبری

337/11-12/Dev/S&F مورخہ 02.05.2019 جناب کمشنر صاحب ساہیوال ڈویژن ساہیوال کو درخواست کی ہے کہ مذکورہ رقبہ خالی کروایا جائے۔

(ج) زرعی فارم ساہیوال کے مربع نمبر 11 لائن نمبر 9 میں کوئی سدا بہار چارہ نہیں اگایا گیا۔ تاہم مربع نمبر 11 لائن نمبر 10 جس کا رقبہ صرف 1 کنال 8 مرلہ ہے پٹہ دار آیت علی ولد غلام قادر کے زیر کاشت ہے۔ سال 2013 تا سال 2018 تک مذکورہ پٹہ دار رقبہ مذکورہ 1 کنال 8 مرلہ پر چارہ جات کاشت کرتا تھا۔ جس میں سے حصہ سرکار 14 مرلہ باقی چارہ جوار کے ساتھ ملا کر باقاعدہ تمام قانونی تقاضے پورے کرتے ہوئے نیلام کیا جاتا تھا اور رقم وصول کرکے خزانہ سرکار میں جمع ہوتی رہی ہے۔

(د) زرعی فارم ساہیوال کے مذکورہ رقبہ مربع نمبر 11 لائن نمبر 3 میں کوئی مارکیٹ بنانے کی منصوبہ بندی نہ کی گئی ہے۔ بلکہ مذکورہ رقبہ پٹہ دار آیت علی ولد غلام قادر کے زیر کاشت ہے۔

(ہ) زرعی فارم میں موجود باغ بہت پرانا تھا اور اس کی پیداواری صلاحیت بہت کم ہو چکی تھی اور بہت زیادہ درخت آم بوجہ بیماری سوکھ چکے تھے۔ بارہا کوشش کی گئی کہ باغ کی بحالی ہو سکے اور زرعی ماہرین پر مشتمل کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے ماہرین بھی بلائے گئے۔ لیکن بحالی ممکن نہ ہو سکی۔ کل درختوں/پودوں کی تعداد 218 تھی جبکہ سفارش کردہ پودوں کی تعداد 72 پودے فی ایکڑ ہونی چاہیے تھی۔ اس طرح سے 16 ایکڑ باغ میں 1152 پودے آم درکار تھے جو کہ صرف 218 تھے۔ ان میں سے 93 پودوں پر پھل نہیں لگتا تھا جبکہ 88 پودے دیسی قسم کے تھے۔ باغ کی صورت حال کو مدنظر رکھتے ہوئے سیکریٹری زراعت پنجاب کی ہدایت پر ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی تشکیل دی گئی۔ کمیٹی نے مکمل سروے کیا اور بعد از معائنہ باغ مذکورہ کو اکھاڑنے کی سفارش کر دی۔ کمیٹی کی سفارشات کو مدنظر رکھتے ہوئے مجاز اتھارٹی نے بذریعہ چٹھی نمبری 2141 مورخہ 16.11.2017 باغ نیلام کرنے کی منظوری دی۔ تمام قانونی تقاضے پورے کرتے ہوئے باغ کو اچھے نرخوں میں نیلام کیا گیا۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔ باغ کے تمام پودوں کی 4 لاٹیں بنائی گئیں اور ہر لاٹ کو علیحدہ علیحدہ نیلام کیا گیا۔

نمبر شمار	لاٹ نمبر	تعداد درختان	شیشم یونٹ	تخمینہ فی یونٹ (محکمہ جنگلات)	نیلام ریٹ فی یونٹ
1	3/17-18	62 آم	1231	265 روپے	900 روپے علاوہ 10% ٹیکس
2	4/17-18	64 آم	1284	275 روپے	550 روپے علاوہ 10% ٹیکس
3	5/17-18	84 آم	786	250 روپے	821 روپے علاوہ 10% ٹیکس
4	6/17-18	59 بیری	508	245 روپے	325 روپے علاوہ 10% ٹیکس

مندرجہ بالا ریکارڈ سے واضح ہے کہ گورنمنٹ کے مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے انتہائی اچھے نرخوں میں ناکارہ/بیمار شدہ پودے فروخت کئے گئے اور متعلقہ آفیسران نے ایمانداری اور شفاف طریقہ سے اپنی ڈیوٹی سرانجام دی۔

(تاریخ وصولی جواب 21 نومبر 2019)

فیصل آباد: زرعی یونیورسٹی سے منسلکہ اداروں کی تعداد بجٹ اور فصلوں سے ریسرچ سے متعلقہ تفصیلات

669: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے تحت کون کون سے ادارے ہیں ان اداروں کے نام جگہ اوران کا ریسرچ کے لئے کتنا رقبہ علیٰحدہ علیٰحدہ کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ہر ادارے کے سربراہ کا نام، عہدہ، گریڈ تجربہ اوراس کا دفتر کہاں کہاں ہے؟

(ج) ہر ادارے کا مالی سال 19-2018 کا بجٹ علیٰحدہ علیٰحدہ مدوائز کتنا تھا؟

(د) ان اداروں میں کس کس فصل یا پھل دار یا پھول دار پودوں پر ریسرچ کی جاتی ہے؟

(ہ) کپاس، گندم اور گنا کی فصلوں کے کتنے ادارے ہیں ان اداروں نے ان فصلوں پر جو ریسرچ کی ہے اس کی تفصیل اور نتائج کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(و) آم، امرود اور کھجور پر ریسرچ سے آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 9 مئی 2019 تاریخ ترسیل 19 جولائی 2019)

جواب

وزیر زراعت

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے ماتحت کوئی ادارہ نہیں ہے البتہ اس کے مین کیمپس کے علاوہ مختلف شہروں میں تین سب کیمپسز ہیں ان کیمپسز کے نام، جگہ اور ریسرچ رقبہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام کیمپس / سب کیمپس	جگہ	ریسرچ رقبہ
1-سب کیمپس، فیصل آباد	فیصل آباد	1008 ایکڑ
2-سب کیمپس، ٹوبہ ٹیک سنگھ	ٹوبہ ٹیک سنگھ	152 ایکڑ
3-سب کیمپس، دیپالپور، اوکاڑہ	دیپالپور، اوکاڑہ	180 ایکڑ
4-سب کیمپس، بورے والا وہاڑی	بورے والا، وہاڑی	160 ایکڑ

(ب) زرعی یونیورسٹی، فیصل آباد کے وائس چانسلر اور دیگر شعبہ جات کے سربراہان حضرات کے نام، عہدہ، گریڈ، تجربہ اور دفاتر کی تفصیل "تتمہ الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے مین کیمپس اور تین سب کیمپسز کے مالی سال 19-2018 کے بجٹ کی مدوائز تفصیل "تتمہ ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں خوردنی اجناس (گندم، مکئی، چاول)، تیل دار اجناس (سورج مکھی، کینولا، سویابین)، کپاس، دالیں (چنا، مسور، مونگ، ماش)، چارہ جات (برسیم، لوسرن، جئی، مکئی، باجرہ، جوار، ماٹ گراس، روڈگراس) اور کماد پر تحقیق کی جاتی ہے۔ ان فصلات کی نئی اقسام کی دریافت کے علاوہ پیداوار بڑھانے والے عوامل: زمین کی تیاری، وقت کاشت، طریقہ کاشت، کھاد اور پانی کی ضروریات، جڑی بوٹیوں کی تلفی، بیماریوں اور کیڑوں مکوڑوں سے بچاؤ، فصلوں پر موسمیاتی تبدیلی کے اثرات کے بارے میں تحقیق کی جاتی ہے۔

پھلدار پودوں میں ترشاوہ (کینو، مالٹا، گریپ فروٹ)، آم، کھجور، پپیتا، بیر اور انجیر پر تحقیق کی جاتی ہے۔ اسی طرح پھول دار پودوں میں گلاب (Roses)، گلائل (Gladiolus)، للی (Lilium)، فریزا (Freezia)، سٹاک (Stock)، ڈیلفینم (Delphenum) اور سنیپ ڈریگن (Snapdragun) پر تحقیق جاری ہے۔

(ہ) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں کپاس، گندم اور گنا کی فصلوں پر ریسرچ کے لئے کوئی سپیشل ادارہ نہیں ہے۔ زرعی یونیورسٹی میں گندم، کپاس اور گنا کی بہتر پیداوار اور عمدہ کوالٹی کے لئے بہت ساری اقسام دریافت کی جاچکی ہیں جن میں سے گندم کے لئے LU-26 اور LU-26S پنجاب سیڈ کونسل سے منظور ہو چکی ہیں اور بہت سی دیگر اقسام مثلاً کپاس میں PB-896 سرسوں میں UAF-11، گندم کے لئے 9515 اور کینو کے لئے UAF-Q7 منظوری کے آخری مراحل میں ہیں۔

(و) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں آم، امرود اور کھجور سے متعلقہ ریسرچ Institute of Horticultural Sciences میں کی جاتی ہے۔ ان پھل دار پودوں پر جو ریسرچ کا کام ہو رہا ہے اس کی تفصیل "تتمہ ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 21 نومبر 2019)

محکمہ زراعت کا پھلوں کی پیداوار میں بڑھوتری اور نئے باغات لگانے سے متعلقہ تفصیلات

719: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ زراعت نے پھلوں کی پیداوار کو بڑھانے اور نئے پھلوں کے باغات لگانے کے لئے مالی سال 18-2017 سے اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب) صوبہ میں سرکاری سطح پر کتنے پھلوں کے فارم قائم ہیں ان کی کارکردگی کیا ہے۔ پچھلے تین سالوں میں ان فارموں نے پھلوں کی پیداوار میں کتنا اضافہ ہوا اور ان پر کتنے اخراجات آئے؟

(ج) مذکورہ فروٹ فارمز نے گزشتہ تین سالوں میں کون کون سی نئی ورائٹی متعارف کرائی ہیں؟

(تاریخ وصولی 14 مئی 2019 تاریخ ترسیل 6 اگست 2019)

جواب

وزیر زراعت

(الف) محکمہ زراعت نے پھلوں کی پیداوار کو بڑھانے اور نئے پھلوں کے باغات لگانے کے لیے مالی سال 18-2017 سے اب تک جو اقدامات اٹھائے ہیں ان کی شعبہ وار تفصیل اس طرح سے ہے:

شعبہ ریسرچ

1 تحقیقاتی ادارہ برائے ترشاوہ پھل، سرگودھا

i ادارہ ہذا نے گورنمنٹ ماڈل سٹرس نرسری، سرگودھا میں 50000 سے زائد پودے تیار کئے ہیں جن کی فروخت باغبان حضرات کو گورنمنٹ کے مقرر کردہ نرخوں پر کی جارہی ہے جس سے نئے باغات میں اضافہ اور پھلوں کی پیداوار بڑھانے میں مدد ملے گی۔

ii ادارہ ہذا نے چار عدد سکرین ہاؤس تیار کرائے ہیں تاکہ بیماری اور کیڑے مکوڑوں سے مبرا نرسری کے پودے تیار کیے جا سکیں جس سے باغبان حضرات زیادہ سے زیادہ استفادہ حاصل کر سکیں۔

iii ادارہ ہذا نے Demonstration کے طور پر مکینیکل سٹرس ٹری پرونر غیر ملک سے منگوا کر متعارف کرادیا ہے تاکہ باغبان حضرات اپنے پرانے باغات کی شاخ تراشی کرا کے انہیں صحت افزاء پودوں میں تبدیل کر سکیں اور کم وقت میں زیادہ سے زیادہ شاخ تراشی کی جاسکے۔

iv ادارہ ہذا نے ترشاوہ باغات میں پانی کی بچت کے سلسلہ میں Drip and Furrow irrigation system متعارف کرادیا ہے جس سے نا صرف پانی کی بچت ہوتی ہے بلکہ پیداوار میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

v ادارہ ہذا نے ترشاوہ باغات کیلئے High Density planting system متعارف کروایا ہے جس کے استعمال سے فی ایکڑ دوگنی پیداوار حاصل کی جاسکتی ہے بشرطیکہ باغ کی بہتر مینجمنٹ میں کوئی کمی بیشی واقع نہ ہو۔

vi سیڈلیس کنو کو تجارتی بنیاد پر بڑھانے کیلئے اور اس کی بڈووڈ کو پرائیویٹ رجسٹرڈ نرسریوں تک پہنچانے کیلئے ایک الگ ملٹی پلیکیشن بلاک آف سیڈلیس کنو (Multiplication block of seedless kinnow) بنایا گیا۔

vii ادارہ ہذا نے فروٹ فلائی کو کنٹرول کرنے کیلئے فیرامون ٹریپ کی مختلف رنگت پر تجربات کر کے یہ پتہ چلایا کہ سفید اور پیلے رنگ کے فیرامون ٹریپ پر فروٹ فلائی کی رغبت زیادہ ہے۔

2 تحقیقاتی ادارہ برائے اثمار، فیصل آباد

i امرود کے صحیح النسل اور اچھی پیداوار کے حامل پودوں کی قلموں کے ذریعے تیاری کے لیے ٹیکنالوجی متعارف کروائی۔

ii امرود، انار اور جامن کی بہتر پیداواری خصوصیات کی حامل نئی اقسام کا انتخاب کیا گیا اور انہیں تجرباتی بنیادوں پر پراجنی باغ میں لگایا گیا۔

iii کھجور کی جدید اور اعلیٰ خصوصیات کی حامل 14 نئی اقسام ذیلی تحقیقاتی فارم برائے کھجور، جھنگ اور ذیلی تحقیقاتی فارم، بہاولپور میں تجرباتی بنیادوں پر لگائی گئی ہیں۔

iv انار کے پھل کے پھٹنے کے تدارک کے لیے ادارہ ھٰذا نے ایک نئی تکنیک ایجاد کی جس کے ذریعے 0.3 فیصد بورک ایسڈ + فیصد پوٹاشیم نائٹریٹ کے محلول کا جون اور جولائی کے پہلے ہفتے میں سپرے کرنے سے پھل کا پھٹنا کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔

v کھجور کے پھل کو خشک کرنے کی تکنیک دریافت کی گئی تاکہ پھل کو خراب ہونے سے بچایا جاسکے۔

vi باغبانوں اور نرسری مالکان کو فارم ڈے اور دیگر ذرائع سے فنی معاونت مہیا کی جارہی ہے۔

vii باغات کی بہتر دیکھ بھال کے لیے کاشتی اور انتظامی امور کو جدید بنیادوں پر مرتب کیا گیا۔

viii یہ ادارہ باغبان حضرات کو صحیح النسل پھلدار پودے مہیا کر رہا ہے۔ اس ضمن میں اب تک مختلف پھلوں کے 42815 صحیح النسل اور بیماریوں سے پاک پودے باغبان حضرات کو فراہم کیے گئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام پوداجات	تعداد
ترشاوہ (کنومالٹا، لیموں، ارلی فروٹر، مٹھا، گریپ فروٹ)	15134
امرود	86683
انار	7144
جامن	1100
آم	2302
انگور	700
انجیر	20
لیچی	15
فالسہ	1475
پپیتا	39
کھجور زیر بچہ	1093
بیر	5130
میزان	42815

3 تحقیقاتی ادارہ برائے آم، ملتان

i آم کی پیداواری ٹیکنالوجی کو مزید موثر بنانے کے لئے پرانے اور پھل نہ دینے والے باغات کی کاٹ چھانٹ، غذائی ضروریات، زمین کی سنبھال اور تحفظ نباتات پر خصوصی توجہ دی گئی۔

ii آم کی فی ایکڑ پیداوار بڑھانے کی غرض سے ایک ایکڑ میں پودوں کی تعداد میں اضافے کے ساتھ ساتھ چھوٹی جسامت (Small Tree System) کے پودوں سے پھل کے حصول کو یقینی بنانے کے لئے کثیر التعداد پودے لگا کر مختلف تجربات شروع ہو چکے ہیں۔

iii آم کی نرسری کو جدید پیمانوں پر استوار کیا گیا ہے تاکہ نئے باغات لگانے کے لئے کاشت کاروں کو صحتمند اور بیماریوں سے پاک پودوں کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔

iv باغبان حضرات کو آم کی غیر موثر اقسام کی کاشت سے روکنے اور آم کی ایسی اقسام جن کی دنیا میں مانگ موجود ہو، ان اقسام کی کاشت کو بڑھانے کی غرض سے رہنمائی کی گئی۔

v سال 2017-18 سے اب تک آم کی مختلف اقسام کے 24777 صحتمند اور بیماریوں سے پاک پودے باغبان حضرات کو مہیا کئے گئے۔

4. بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ، چکوال

i زمینداروں کو باغات کی داغ بیل سے لے کر پھل کی برداشت تک کے تمام مراحل کی مفت ٹریننگز دی گئیں۔

ii زمینداروں کی باغ لگانے کی جگہ کا معائنہ کیا گیا اور تمام ضروری سائنسی ہدایات پہنچائی گئیں۔

iii ادارہ ہذا باغبان حضرات کو صحیح النسل پھلدار پودے مہیا کر رہا ہے۔ اس ضمن میں اب تک مختلف پھلوں کے 55095 صحیح النسل اور بیماریوں سے پاک پودے باغبان حضرات کو فراہم کیے گئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام پوداجات	تعداد
انگور	42000
آڑو	6274
انجیر	500
آلو بخارہ	1434
انار	520
سیب	674
خوبانی	313
ایووکیڈو	1151

امرود	204
لوکاٹ	512
ناشپاتی	94
دیگر (بادام، جاپانی پھل، اخروٹ وغیرہ)	1419
میزان	55095

شعبہ توسیع واڈاپٹیو ریسرچ

محکمہ زراعت (توسیع) ہارٹیکلچر کے ذریعے صوبہ بھر میں پھلوں اور سبزیوں کو فروغ دینے کے لیے کسانوں / باغبانوں کو زمین کی تیاری سے لے پھل کی برداشت تک تمام اقدامات کے متعلق آگاہی دی جاتی ہے۔ 2017-18ء سے اب تک پھلوں کی پیداوار بڑھانے اور نئے باغات لگانے کے لیے درج ذیل اقدامات کیے ہیں:

i. کسانوں / باغبانوں کی رہنمائی کے لیے سات فصلات (آم، ترشاوہ پھل، امرود، کھجور، انگور، موسم گرما اور موسم سرما کی سبزیات) کی کیلنڈر گائیڈز تیار کی گئی ہیں۔

ii. ان کیلنڈر گائیڈز کی 350000 کاپیاں تیار کر کے باغبانوں میں تقسیم کی گئی ہیں۔

iii. باغبانوں کی راہنمائی کے لیے 6802 فارمر ٹریننگ پروگرام منعقد کیے گئے ہیں۔

iv. فارمر ٹریننگ پروگرام کے ذریعے 128019 باغبانوں کو باغات کے متعلق تربیت دی گئی ہے۔

v. باغات کا معائنہ کرنے کے بعد 14288 باغبانوں کو تحریری سفارشات بھی دی گئی ہیں۔

vi. پھل کی مکھی کے تدارک کے لیے باغات کے 49 نمائشی بلاک قائم کیے گئے جن میں سے ہر بلاک کا رقبہ 10 ایکڑ تھا اور ان نمائشی بلاکوں پر فارمر ڈے بھی منعقد کیے گئے۔

vii. پھل کی مکھی کے تدارک کے لیے 36741 پمفلٹ چھپوا کر باغبان حضرات میں تقسیم کیے گئے ہیں۔

viii. ان گورنمنٹ فارموں پر 46.55 ایکڑ پر امرود، 20.5 ایکڑ پر آم، 26.0 ایکڑ پر ترشاوہ پھل، 16 ایکڑ پر آم اور ترشاوہ پھل اور 7 ایکڑ پر امرود، فالسہ، کینو، آم اور انگور کے نئے باغات لگائے گئے ہیں۔

ix. گورنمنٹ پروجنی گارڈن چک نمبر 4/P خان پور ضلع رحیم یار خان میں 350 آم کے پودوں کے ناغے لگائے گئے اور 180 امرود کے نئے پودے لگائے گئے۔

x. گورنمنٹ سیڈ فارم چک نمبر 108/P رحیم یار خان میں امرود کے ساڑھے تین ایکڑ کے باغ میں 95 پودوں کے ناغے لگائے گئے ہیں۔

xi. کچھ فارموں پر پھلدار پودوں کے لیے ڈرپ اریگیشن سسٹم بھی متعارف کرایا گیا ہے۔

xii. گورنمنٹ فارموں پر پانی کی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے نئے ٹیوب ویل بھی لگائے ہیں۔

xiii. فارموں پر پانی کے ضیاع کو روکنے کے لیے پکے کھالاجات بنائے گئے ہیں اور پہلے سے موجود کھالاجات کو پکا کیا گیا ہے۔

(ب) محکمہ زراعت حکومت پنجاب کے زیر انتظام فروٹ فارمز کی تفصیل شعبہ وار اس طرح سے ہے۔

شعبہ ریسرچ

نمبر شمار	نام فارم	رقبہ ایکڑ
1	تحقیقاتی ادارہ برائے ترشاوہ پھل، سرگودھا	79ایکڑ6 کنال10 مرلہ
i	ہارٹیکلچر ریسرچ سٹیشن، ساہیوال	50
2	تحقیقاتی ادارہ برائے اثمار، فیصل آباد	55
i	ڈیٹ پام ریسرچ سب سٹیشن، جھنگ	50
ii	ہارٹیکچر ریسرچ سٹیشن، بہاولپور	50
iii	ہارٹیکچر ریسرچ سٹیشن، ڈی جی خان	18
3	تحقیقاتی ادارہ برائے آم، ملتان	34
i	مینگو ریسرچ سٹیشن، شجاع آباد	79
4	بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ، چکوال	8
i	ہارٹیکچر ریسرچ سٹیشن، نوشہرہ	4
ii	ہل فروٹ ریسرچ سٹشن، مری	5

پچھلے تین سالوں میں ان فارموں سے پھلوں کی پیداوار کی تفصیل "تتمہ الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

شعبہ توسیع واڈاپٹیو ریسرچ

صوبہ بھر میں محکمہ زراعت (توسیع) کے زیر انتظام کوئی بھی پھلوں کا ریسرچ فارم نہیں ہے تاہم کچھ ڈیمانسٹریشن وسیڈ فارمز ہیں جن پر پھل دار پودے بھی لگائے گئے ہیں۔ پھلوں کے باغ پھل پکنے سے پہلے ہی بذریعہ نیلامی فروخت کر دیے جاتے ہیں اور نیلامی کی رقم متعلقہ ٹھیکیدار / بڈر سے لے کر حکومتی خزانے میں جمع کروادی جاتی ہے ان فروٹ فارمز کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام فارم	رقبہ (ایکڑ)
1	گورنمنٹ سیڈ فارم منڈی گارڈن، بھکر	21.00
2	گورنمنٹ سیڈ فارم TDA/18	47.00
3	گورنمنٹ سیڈ فارم DB/65	9.00
4	گورنمنٹ سیڈ فارم، فریدہ گارڈن، کلورکوٹ	256.0
5	گورنمنٹ سیڈ فارم DB/2 میانوالی	20.40
6	گورنمنٹ سیڈ فارم DB/5 میانوالی	27.00
7	گورنمنٹ سیڈ فارم ML/1 میانوالی	50.00
8	گورنمنٹ سیڈ فارم ML/19 میانوالی	44.80

9	گورنمنٹ سیڈ فارم ML/8 میانوالی	84.00
10	گورنمنٹ پروجنی گارڈن، چک نمبر p/4، خان پور	26.00
11	گورنمنٹ سیڈ فارم چک نمبر P/108	3.50
12	گورنمنٹ زرعی فارم تجرباتی فارم، بہاولپور	22.00
13	گورنمنٹ سیڈ فارم، گوجرہ	3.00
14	گورنمنٹ ایگریکلچر فارم MB/25 گارڈن، خوشاب	33.00
15	گورنمنٹ ایگریکلچر فارم سلطانہ گارڈن، خوشاب	42.00
16	گورنمنٹ ایگریکلچر اسٹیشن، ملتان	5.5
17	گورنمنٹ فروٹ فارم، 15/127 بمبئے والا	53.00
18	گورنمنٹ فروٹ فارم R-10-75/86 خانیوال	7.00

(ج) مذکورہ فروٹ فارمز پر گزشتہ 3 سال میں نئی متعارف کروائی جانے والی اقسام کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

شعبہ ریسرچ

نام شعبہ	اخراجات
ریسرچ	1,73,15,76,776
توسیع	1,75,19,337
میزان	1,74,90,96,113

1. تحقیقاتی ادارہ برائے ترشاوہ پھل، سرگودھا

ادارہ ہذا نے گزشتہ تین سالوں سے اب تک مختلف سٹرس (ڈیزی مینڈرین، ہارورڈ بلڈ، کاراکارا نیول، ارنلڈ بلڈ، میکموہن ویلینشیا، ارلی ویلینشیا، کیفین، سیلسٹینا، کاک ٹیل، فال گلو، واشنگٹن نیول اور آری سیڈ لیس کنو) کی 9 اقسام پنجاب سیڈ کونسل سے منظور کروائیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	اقسام	نمبر شمار	اقسام
1	Pak Kninnow	6	CRI Musbmi
2	CRI Salustiana	7	CRI Blood Malta
3	Sg Feutrellsearly	8	Pak Shamber
4	AARI Seedless Kinnow	9	Punjab Taracoo
5	AARI Khatti		

مزید بر آں پانچ اقسام (لوکل میٹھا، کاغذی لائم، روبی بلڈ، شکری اور ویلنشیا لیٹ) کا رجسٹریشن کیلئے درکار ابتدائی ٹیسٹ مکمل کیا گیا ہے اور منظوری کے آخری مراحل میں ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

2. تحقیقاتی ادارہ برائے اثمار، فیصل آباد

ادارہ ہذا نے گزشتہ تین سالوں میں امرود، انار، جامن اور کھجور کی بہتر پیداوار کی حامل اقسام متعارف کروائی ہیں اور صحیح النسل پودے باغبانوں کو فراہم کئے ہیں۔ کھجور کی 9، بیر کی 6 اور انار کی 2 بہتر پیداواری صلاحیت کی حامل اقسام کو پنجاب سیڈ کونسل سے عام کاشت کے لیے منظور کروایا گیا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام پھل	اقسام
کھجور	خرما، شکری، شامران، زاہدی، اصیل، کپرا، حلینی، حلاوی، خودروی
انار	گولڈن، پرل
بیر	پاک وائیٹ، سفن، عمران، انوکی، یزمان لوکل، بہاول ایس ایل

3 حقیقاتی ادارہ برائے آم، ملتان

ادارہ ہذا نے آم کی دو اقسام چناب گولڈ اور عظیم چونسہ متعارف کروائیں ہیں۔ ان اقسام کی رجسٹریشن کا کام پایہ تکمیل کے قریب ہے۔ اس کے علاوہ آم کی مزید دس نئی اقسام پر تحقیق جاری ہے۔ مزید براں پچاس سے زائد مختلف اقسام اپنے تحقیقاتی فارم پر کاشت کر چکا ہے۔ اِن میں سے نو اقسام تجارتی بنیادوں پر کاشت کی جا رہی ہیں اور ان اقسام کی باقاعدہ رجسٹریشن کا کام بھی مکمل ہو چکا ہے۔

4. بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ، چکوال

ادارہ ہذا نے گزشتہ سالوں کی انتھک محنت اور ریسرچ کے بعد انجیر کی 1 قسم اور انگور کی 03 اقسام منظوری کے لیے پیش کیں جو کہ منظوری کے آخری مراحل میں ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام پھل	اقسام
انجیر	Black Ball
انگور	Sultanina, Sugra-1, Vitro Black

مزید براں پنجاب میں نئے پھلدار پودے متعارف کروانے کے لیے تحقیقاتی سرگرمیاں جاری ہیں اس ضمن میں 9 پھلدار پودے (ایووکیڈو، پستہ، چیکو، آڑو، بیری، پیشن فروٹس، مینگوسٹین، انجیر اور انگور کا انتخاب کیا گیا ہے۔

شعبہ توسیع واڈاپٹیو ریسرچ

مذکورہ فارمز ڈیمانسٹریشن مقصد کے لیے استعمال ہوتے ہیں اور یہاں پر نئی اقسام متعارف نہیں ہو رہی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 21 نومبر 2019)

صوبہ میں کسانوں کو ٹیوب ویل لگانے اور 20-2019 میں مختص کردہ بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

749: محترمہ عنیزہ فاطمہ: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)صوبہ بھر میں کسانوں کو ٹیوب ویل لگانے کے لیے کتنی سبسڈی دی جارہی ہے تفصیل فراہم کریں؟

(ب)صوبہ بھر میں یکم جون 2018 سے اب تک کسانوں کو کس کس مد میں ریلیف اور سبسڈی فراہم کی گئی ہے مکمل تفصیل فراہم کریں۔

(ج)صوبہ بھر میں بجلی سے چلنے والے اور سولر سے چلنے والے ٹیوب ویل لگانے کے لیے کتنی سبسڈی دی جارہی ہے اور اس کا طریق کار کیا ہے۔

(د)صوبہ بھر کے لیے اس مد میں مالی سال 20-2019 کے بجٹ میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے۔

(ہ) کیا حکومت کسانوں کو ٹیوب ویل لگانے اور بل وغیرہ پر مزید سبسڈی دینے کا ارادہ رکھتی ہے ہاں تو کب تک نہیں تو اسکی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 12 جون 2019 تاریخ ترسیل 2 اگست 2019)

جواب

وزیر زراعت

(الف)صوبہ بھر میں کسانوں کو ٹیوب ویل لگانے کے لیے محکمہ زراعت کی طرف سے فی الحال کوئی سبسڈی نہیں دی جارہی۔

(ب) محکمہ زراعت کے تحت مذکورہ عرصہ میں اب تک کسانوں کو درج ذیل مدات میں ریلیف اور سبسڈی فراہم کی گئی۔

کھادوں (ڈی اے پی، این پی، این پی کے، ایس ایس پی، ایس او پی اور ایم او پی) پر سبسڈی کے لیے 1614.600 ملین روپے مختص کیے گئے۔

تیلدار اجناس (سورج مکھی اور تل) کے بیج پر سبسڈی کے لیے 780 ملین روپے مختص کیے گئے۔

کپاس کے بیج پر سبسڈی کے لیے 780 ملین روپے مختص کیے گئے۔ کپاس کے بیج پر سبسڈی سے جنوبی پنجاب کے کپاس پیدا کرنے والے ڈویژن ڈیرہ غازی خان، بہاولپور اور ملتان کے 11 اضلاع کے رجسٹرڈ کاشتکار استفادہ کر رہے ہیں۔

نہری و غیر نہری کھالہ جات کی اصلاح و پختگی کے لیے تعمیراتی میٹریل کی فراہمی۔

جدید نظام آبپاشی (ڈرپ / سپرنکلر) کی تنصیب کے لیے بحساب 60 فیصد سبسڈی۔

ڈرپ / سپرنکلر نظام آبپاشی کو چلانے کے لیے سولر سسٹم کی بحساب 80 فیصد سبسڈی۔

بارانی علاقے کے 10 اضلاع میں زمینی کٹاؤ روکنے اور آبی وسائل کی ترقی پر کام کیا جارہا ہے۔ ان علاقوں میں محکمہ زمینی بردگی (جو بارش سے ہوتی ہے) کو کنٹرول کرتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ زمین کے اوپر بہہ جانے والے پانی کو منی ڈیم اور تالابوں کی صورت میں ذخیرہ کرتا ہے۔ تحفظ اراضی کے تحت کیے جانے والے کاموں پر 50 فیصد سبسڈی فراہم کی گئی اور یہ کام مبلغ 58.200 ملین روپے سے مکمل کیے گئے۔

پنجاب کے 18 اضلاع کے 2,84,957 کسانوں کو موسمی تغیرات سے ہونے والے ممکنہ پیداواری نقصان سے تحفظ بذریعہ پنجاب فصل بیمہ پروگرام فراہم کیا گیا جس کے لیے حکومت نے 496.49 ملین روپے کی رقم بطور سبسڈی مختص کی۔

(ج) اس ضمن میں محکمہ زراعت کی طرف سے کوئی سبسڈی نہیں دی جا رہی۔

(د) جواب جزج میں دے دیا گیا ہے۔

(ہ) محکمہ زراعت میں ایسی کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 21 نومبر 2019)

صوبہ میں دی کاٹن انڈسٹریز سٹیٹکس ایکٹ 1926 کے تحت سال 2018 میں ملز کے معائنہ سے متعلقہ تفصیلات

761: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

دی کاٹن انڈسٹریز سٹیٹکس ایکٹ 1926 کے تحت سال 2018 میں کتنی ملز کا معائنہ کیا گیا اور اس حوالے سے مذکورہ سال میں محکمہ زراعت کی کارکردگی کیا رہی؟

(تاریخ وصولی 23 جولائی 2019 تاریخ ترسیل 23 ستمبر 2019)

جواب

وزیر زراعت

دی کاٹن انڈسٹریز سٹیٹکس ایکٹ 1926 محکمہ زراعت سے متعلقہ نہ ہے البتہ محکمہ زراعت (توسیع) کاٹن کنٹرول ایکٹ 1966 ترمیم شدہ 2002 کے تحت اپنے فرائض ادا کر رہا ہے۔ محکمہ زراعت (توسیع) کے افسران سال 2018 میں پنجاب میں موجود 1048 کاٹن جننگ فیکٹریوں میں سے 630 جننگ فیکٹریاں جو ورکنگ حالت میں ہیں کا باقاعدگی سے معائنہ کرتے رہے ہیں جس کے دوران بابت آمدہ کپاس اور تشکیل گانٹھ کا ریکارڈ چیک کرتے اور ورکنگ فیکٹریوں کے لائسنس کی تجدید کرتے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ گانٹھوں کا وزن اور روئی میں نمی بھی چیک کرتے رہے ہیں۔ علاوہ ازیں گلابی سنڈی کے کنٹرول کے لیے جننگ فیکٹریوں سے کچرا بھی تلف کرواتے اور آلائشوں سے پاک روئی کی تیاری کے لیے ہدایات بھی جاری کرتے رہے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 21 نومبر 2019)

فیصل آباد: سابقہ وی سی زرعی یونیورسٹی کی جانب سے خرید کردہ اشیاء سے متعلقہ تفصیلات

772: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے سابقہ وی سی ڈاکٹر اقرار خان کتنے عرصہ تک تعینات رہے؟

(ب) ان کی تعیناتی کے دوران کون کون سی گاڑیاں اور دیگر قیمتی اشیاء خرید کی گئیں ان کی تفصیل مع لاگت بتائیں۔

(ج) کیا ان اشیاء کی خرید کی اجازت سنڈیکیٹ سے حاصل کی گئی تھی تو کن کن میٹنگ میں ان کی خرید کی اجازت لی گئی۔

(د) کیاان خرید کی تحقیقات کروائی گئی ہیں تو کن کن اداروں یا پارٹیوں سے کروائی گئی۔

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ ان کی خرید کی تحقیقات جو کروائی گئی ہیں ان میں خورد برد کا انکشاف ہوا تھا اس بابت کن کن ملازمین کے خلاف کیا کیا کارروائی کی گئی ہے تفصیلات فراہم کریں۔

(تاریخ وصولی 28 اگست 2019 تاریخ ترسیل 6 ستمبر 2019)

جواب موصول نہ ہوا

صوبہ پنجاب میں کاشت کیے جانے والے چنے کی اقسام سے متعلقہ تفصیلات

828: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت رکھنے والی منظور شدہ اقسام میں سفید یا کابلی چنا (سی ایم 2008، نور 2009، ٹمن، نور 91 اور نور 2013) اور دیسی چنا میں پنجاب چنا۔2000، بلکسر۔2000 ونہار۔2000، بٹل 98، بٹل 2016 اور نیاب سی ایچ 2016 شامل ہیں سفید اور کابلی چنا کی اقسام میں سے کونسی قسم صوبہ بھر میں زیادہ کاشت کی جاتی ہے۔

(ب) جو چنے صوبہ بھر میں کاشت کئے جاتے ہیں ان کی تفصیل بیان کی جائے۔

(تاریخ وصولی 12 ستمبر 2019 تاریخ ترسیل 25 اکتوبر 2019)

جواب

وزیر زراعت

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت رکھنے والی منظور شدہ اقسام میں سفید / کابلی چنے کی سی ایم 2008، نور 2009، ٹمن 2013 اور نور 2013 اور دیسی چنے کی پنجاب 2008، بلکسر 2000، ونہار 2000، بٹل 2016، بٹل 98 اور نیاب سی ایچ 2016 شامل ہیں تاہم دیسی اقسام میں بھکر 2011 بھی شامل ہے اور کابلی چنے کی نور 91 شامل نہیں ہے۔ ان میں سے دیسی چنے کی بٹل 98، بھکر 2011، بٹل 2016 اور کابلی چنے کی نور 2009 اور سی ایم 2008 اقسام صوبہ میں زیادہ کاشت کی جاتی ہیں۔

(ب) چنے کی جو اقسام زیادہ رقبہ پر کاشت کی جاتی ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

بٹل 98

دیسی چنے کی یہ قسم نظامت دالیں، ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد کی تیار کردہ ہے۔ یہ تھل کے بارانی علاقوں کے لئے نہایت موزوں ہونے کے ساتھ ساتھ آبپاش علاقوں میں بھی کامیابی سے کاشت کی جا سکتی ہے اور پیلے پن سے بھی محفوظ رہتی ہے۔ یہ زیادہ پیداوار کی حامل ہے اور جھلساؤ اور مرجھاؤ کے خلاف درمیانی قوت مدافعت رکھتی ہے۔

بھکر 2011

دیسی چنے کی یہ قسم زیادہ پیداواری صلاحیت کی حامل ہونے کے علاوہ جھلساؤ، جڑ کی سڑن / مرجھاؤ کے خلاف بہترین قوت مدافعت رکھتی ہے۔اس کے دانے موٹے ہوتے ہیں۔یہ قسم پیلے پن سے محفوظ رہتی ہے۔ آبپاش اور بارانی علاقوں میں کاشت کے لئے موزوں ہے۔ علاوہ ازیں یہ قسم کورے کے خلاف بھی قوت مدافعت رکھتی ہے۔اس کے 1000 دانوں کا وزن 276 گرام تک ہے۔یہ قسم باقی اقسام کی نسبت پہلے پک کر تیار ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے شدید گرمی سے بھی بچ جاتی ہے۔اس کی پیداواری صلاحیت 3500 کلوگرام فی ہیکٹر تک ہے اور اوسط پیداوار آبپاش علاقوں میں 1925 اور بارانی علاقوں میں 1200 کلوگرام فی ہیکٹر تک ہے۔چنے کی یہ قسم ایرڈزون ریسرچ انسٹیٹیوٹ بھکر کی تیار کردہ ہے۔

بٹل 2016

زیادہ پیداواری صلاحیت کی حامل دیسی چنے کی یہ قسم ادارہ تحقیقات برائے دالیں، فیصل آباد کی تیار کردہ ہے۔چنے کی بیماریوں، جھلساؤ اور مرجھاؤ کے خلاف قوت مدافعت رکھنے والی اس قسم کے دانے موٹے اور پیداواری صلاحیت 3993 کلوگرام فی ہیکٹر (تقریباً 40 من فی ایکڑ) ہے جبکہ اِس کی اوسط پیداوار 23 من فی ایکڑ ہے۔چنے کی کاشت کے تمام علاقوں میں کاشت کے لئے موزوں ہے۔

نور 2009

کابلی چنے کی یہ قسم بہتر پیداواری صلاحیت کی حامل اور بیماریوں کے خلاف درمیانی قوتِ مدافعت رکھتی ہے۔پنجاب کے نہری اور زیادہ بارش والے بارانی علاقوں میں کاشت کے لئے موزوں ہے۔

سی ایم 2008

کابلی چنے کی یہ قسم نیاب (NIAB) فیصل آباد میں تیار کی گئی ہے۔یہ قسم کم پانی والے علاقوں، بارانی علاقوں اور پوٹھوہار میں بھی تمام مروجہ اقسام سے زیادہ پیداوار دیتی ہے۔یہ قسم مرجھاؤ کے خلاف بہتر اور جھلساؤ کے خلاف درمیانی قوت مدافعت رکھتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 21 نومبر 2019)

لاہور   عنایت اللہ لک

مورخہ 27 نومبر 2019   قائم مقام سیکرٹری